معاہدہ

کاشف زبیر

اگر انسان کے قول وفعل میں تضاد نہ ہو تو وہ تمام مشکلات سے بآسانی گزر جاتا ہے کیونکہ اس کی استقامت جو یکسوئی عطا کرتی ہے اس کے ذریعے وہ بہترین منصوبے ترتیب دے لیتا ہے، قطع نظر اس کا نکتۂ نظر درست ہے یا غلط، بہرحال وہ بھی ایک عجیب معاہدے کا پابند تھا جس کے خلاف اگر جاتا تو گویا جان سے جاتا... لہٰذا اس معاہدے کی پاسداری اس کی زندگی کی ضمانت سے مشروط تھی۔ ایسے میں وہ بھلا کیسے وعدہ خلافی کا مرتکب ہوتا۔

موت کی سرگوشیوں اور زندگی کے تلاطم کا

حیرت انگیز قصہ

معاہدہ

کاشف زبیر

اگر انسان کے قول وفعل میں تضاد نہ ہو تو وہ تمام مشکلات سے بآسانی گزر جاتا ہے کیونکہ اس کی استقامت جو یکسوئی عطا کرتی ہے اس کے ذریعے وہ بہترین منصوبے ترتیب دے لیتا ہے، قطع نظر اس کا نکتۂ نظر درست ہے یا غلط، بہرحال وہ بھی ایک عجیب معاہدے کا پابند تھا جس کے خلاف اگر جاتا تو گویا جان سے جاتا... لہٰذا اس معاہدے کی پاسداری اس کی زندگی کی ضمانت سے مشروط تھی۔ ایسے میں وہ بھلا کیسے وعدہ خلافی کا مرتکب ہوتا۔

موت کی سرگوشیوں اور زندگی کے تلاطم کا

حیرت انگیز قصہ

بریڈی ایک چھوٹا سا پہاڑی قصبہ تھا۔ اس کی خاص بات یہ تھی کہ یہاں شیرف کارلائل کی حکومت تھی اور اسے مجرموں سے سخت نفرت تھی۔ اٹھارویں صدی کے آخر میں ٹیکساس سچ مچ وحشی تھا۔ صرف مجرم اور عوام ہی نہیں قانون کے رکھوالے بھی کم نہیں تھے۔ شیرف کارلائل ہر مہینے قصبے کے میدان میں ایک تقریب منعقد کرتا تھا جس میں مجرموں کو سزائے موت دی جاتی تھی۔ اس وقت بھی یہاں کئی افراد کو پھانسی دینے کی تیاری کی جارہی تھی اور ان میں مشہور ترین مجرم

اورڈکیت جیول بھی شامل تھا۔ اسے ایک جج نے ان جرائم پر پھانسی کی سزا سنائی تھی جو اس نے کیے تھے۔ جیول تقریباً چالیس سالہ خوفناک شکل اور تاثرات والا مضبوط جسامت کاسخت جان شخص تھا۔ اس کی آنکھوں سے وحشت ٹپکتی تھی۔

جیول سمیت چار افراد کو پلیٹ فارم پر لایا گیا اور ان کے گلوں میں رسی ڈال دی گئی تھی۔ ان کے ہاتھ پشت پر بندھے ہوئے تھے البتہ پاؤں آزاد تھے۔ شیرف کا ڈپٹی ان کی سزا کا لکھا ہوا حکم نامہ وہاں تماشا دیکھنے کے لیے جمع ہونے والی عوام کو پڑھ کر سنا رہا تھا۔ وہ بے تابی سے منتظر تھے کہ کب ان چاروں افراد کو سولی پر لٹکایا جاتا ہے۔ انہیں ڈپٹی کی بات سے کوئی دلچسپی نہیں تھی۔ اس نے حکم نامہ سنا دیا تو جلاد نے شیرف کی طرف دیکھا۔ اس نے سر ہلایا اور جلاد لیور کھینچنے والا تھا کہ بریڈی کے داخلی دروازے پر خوفناک دھماکا ہوا اور اس کے پرخچے اڑ گئے۔ مجرموں کی پھانسی کے وقت دروازہ بند کر دیا جاتا تھا۔ دروازے کے اڑتے ہی چھ سات گھڑسوار اندھا دھند گولیاں برساتے اندر داخل ہوئے۔ وہ بلا امتیاز ہر شخص پر گولیاں برسا رہے تھے اور اس میں مسلح یا غیر مسلح اور عورت و بچے کی تمیز بھی نہیں کر رہے تھے۔ شیرف کا رلائل چیخ چیخ کر اپنے آدمیوں کو حملہ آوروں کو بھون ڈالنے کا حکم دے رہا تھا۔ مگر اس کے آدمیوں کو اپنی جانوں کے لالے پڑے تھے۔ وہ جیول کے گروہ کے آدمی تھے جو اسے چھڑانے آئے تھے۔ شیرف کارلائل دانت پیس رہا تھا۔ جلاد لیور والی جگہ سے غائب تھا۔ شیرف خود اس طرف بڑھا اور اس نے لیور تھام کر جیول کی طرف دیکھا وہ اسے ہی دیکھتا رہا۔ شیرف نے لیور کھینچتے ہوئے غرا کر کہا۔

''جہنم میں جاؤ۔''

☆☆☆

جیول کو ہوش آیا تو وہ ایک فولادی کرسی پر بندھا پڑا تھا اور اس کے جسم پر صرف ایک تار بھی نہیں تھا۔ اس کے ہاتھ پاؤں فولادی کلپ سے بندھے ہوئے تھے۔ وہاں بلا کی گرمی تھی اس کے باوجود اس کے سامنے ایک بڑے سے کڑاہے میں شعلے بھڑک رہے تھے۔ میں کہاں ہوں؟ اس نے چاروں طرف دیکھتے ہوئے سوچا۔ کرسی ایک گنبد نما جگہ تھی جس پر جا بہ جا زنجیریں اور لوہے کے حلقے لٹک رہے تھے۔ گنبد چاروں طرف سے ستونوں پر کھڑا ہوا تھا اور ستونوں کے درمیان محرابیں تھیں۔ اس گنبد کے باہر بھی شعلے بھڑک رہے تھے۔ اس کے باوجود وہاں تاریکی تھی۔ دور اور پاس سے ایسی آوازیں آ رہی تھیں جیسے لوگوں کو تشدد کا نشانہ بنایا جا رہا ہو۔ اس کے ذہن میں بے اختیار خیال آیا کہ وہ جہنم میں ہے۔

''تم نے ٹھیک سوچا۔'' عقب سے ایک غراتی ہوئی آواز آئی۔ پھر ایک تومند چوغہ پوش عقب سے گھومتا ہوا اس کے سامنے آیا۔ وہ کڑاہے کے دوسری طرف جا کھڑا ہوا اس کا سر جھکا ہوا تھا اور اس نے دونوں ہاتھ پھیلائے۔ ''جہنم میں... خوش آمدید۔''

''یہ بکواس ہے۔'' جیول چلایا۔

چوغہ پوش غراتی آواز میں ہنسا۔ یوں لگا جیسے کسی درندے نے ہنسنے کی کوشش کی ہو۔ ''جلد تمہیں یقین آجائے گا میرے دوست۔''

چوغہ پوش نے کڑاہے سے ایک سلاخ اٹھائی اس کے سرے پر آٹھ کا نشان بنا ہوا تھا اور وہ سرخ ہو کر دہک رہا تھا۔ وہ جیول کے پاس آیا تو وہ خوف زدہ ہو گیا۔ ''نہیں... نہیں...'' اس نے کہنا چاہا لیکن اس سے پہلے ہی چوغہ پوش نے دہکتا ہوا حصہ اس کے عریاں سینے پر چسپاں کر دیا۔ جیول کے حلق سے چیخ نکلی اور اس نے اپنا ہی گوشت جلنے کی بو سونگھی۔ اذیت بہت شدید تھی، جیول گہری سانسیں لے رہا تھا۔ ''میرا خیال ہے اب تمہیں یقین آ گیا ہوگا۔ یہ صرف آغاز ہے، بہت جلد تمہیں بہت سے عذاب سے گزرنا پڑے گا۔''

''مگر کیوں؟'' جیول چلایا۔

''کیوں؟'' چوغہ پوش نے حیرت سے کہا۔ ''تم جہنم میں یہ سوال کر رہے ہو۔''

''مجھے یقین نہیں ہے۔'' جیول پھر چلایا۔ اس کی تکلیف حیرت انگیز طور پر کم ہو گئی تھی اور پھر اس نے اپنے سینے کی طرف دیکھا تو وہاں سے جلنے کا نشان بھی غائب تھا۔ اگر جیول اذیت برداشت کرنے کا عادی نہ ہوتا تو شاید اس تکلیف سے مر جاتا۔ اسے کئی بار گولیاں لگی تھیں۔ ایک بار اس کی کلائی کی ہڈی ٹوٹ گئی تھی۔ مگر اس نے کبھی ایسی اذیت برداشت نہیں کی تھی۔ مگر اب وہ حیرت سے اپنے سینے کی طرف دیکھ رہا تھا پھر اس نے چوغہ پوش سے پوچھا۔ ''یہ کیا ہے؟''

''میں نے بتایا نا یہ آغاز ہے جلد تمہیں بہت سی اذیتوں کا سامنا کرنا پڑے گا۔''

اس کے جسم میں خوف کی سرد لہر دوڑ گئی تھی۔ ''لل... لیکن کیوں؟''

چوغہ پوش نے کڑاہے سے ایک اور سلاخ اٹھائی اس پر دو کا ہندسہ چسپاں تھا۔ ''کیونکہ تم جہنم میں ہو اور تم یہاں آنے کے لیے مناسب ترین امیدوار ہو۔''

چوغہ پوش نے دہکتا ہوا دو اس کے سینے پر بائیں جانب لگایا تو اس کی چیخ سے گنبد گونج اٹھا تھا۔

☆☆☆

جیول کو نرڈ بچپن سے ناپسندیدہ ترین شخصیت تھا۔ وہ دو سال کا تھا جب اس نے ایک پڑوسی بچے کی ران میں چھری گھونپ دی تھی۔ اسے چار ٹانکے لگے تھے۔ وحشی ٹیکساس کے اس وحشی ترین قصبے میں ویسے تو تمام ہی ایسے لوگ آباد تھے جن کے نزدیک سوائے اپنی جان کے اور کسی کی اہمیت نہیں تھی مگر جیول ان سب سے آگے تھا۔ اس پہلے کارنامے کے بعد اس کا ہاتھ رکا نہیں تھا۔ چھ سال کی عمر میں جب اسے اسکول میں داخل کرایا گیا تو اس کا شہرہ پہلے ہی وہاں پہنچ گیا تھا اور بچے تو بچے ٹیچر تک اس سے خوف زدہ رہتے تھے۔ یہاں پہلے دن اس نے اپنی پانی کی چھاگل مار کر ایک بچے کی بھوں پھاڑ دی، جس نے بغیر پوچھے اس کی چھاگل سے پانی پی لیا تھا۔ جیول کو سزا ملی مگر اس پر کوئی اثر نہیں ہوا البتہ دو دن بعد اس ٹیچر کا گھوڑا پاؤں میں رسی آجانے سے گرا اور اپنی ٹانگ تڑوا بیٹھا، جس نے جیول کو سزا دی تھی۔

بارہ سال کی عمر میں اس نے اسکول چھوڑ دیا تھا کیونکہ اسے تعلیم سے کبھی دلچسپی نہیں رہی تھی۔ اس کے جواری باپ نے اسے گھر سے نکال دیا لیکن اس نے پروا نہیں کی۔ وہ پہلے ہی چوروں کے ایک گروہ میں جگہ حاصل کر چکا تھا۔ کسی کو تعجب نہیں ہوا کیونکہ سب کا خیال تھا جیول آنے والے دنوں میں سوائے جرم کے اور کچھ نہیں کرے گا۔ چوروں کا یہ گروہ آس پاس معروف گزرگاہوں سے گزرنے والے قافلوں کا سامان چرا لیتا تھا۔ قافلوں پر ہاتھ کی صفائی کا ایک فائدہ یہ بھی تھا کہ مقامی پولیس ان کے واویلے پر توجہ نہیں دیتی تھی۔ اگر وہ قصبے میں چوریاں کرتے تو لوگ ان کے خلاف ہو جاتے۔

☆☆☆

جیول کی جان نکل رہی تھی، اس بار اذیت پہلے سے زیادہ تھی اور اسے سانس بھی مشکل سے آ رہی تھی۔ چوغہ پوش اپنا کام کر کے آرام سے اس کے آس پاس ٹہل رہا تھا۔ اب جیول کو کسی حد تک یقین آ گیا تھا کہ وہ واقعی جہنم جہنم میں ہے۔ اس نے ہانپتے ہوئے کہا۔ ''تم جہنم کے فرشتے ہو؟''

''فرشتہ؟'' چوغہ پوش نے تعجب سے کہا۔ ''یہاں کسی فرشتے کا کیا کام... میں شیطان ہوں اور تمہیں میرے سپرد کیا گیا ہے۔ دنیا میں تم میرے پیچھے چلتے تھے۔ اب یہاں میں تمہیں اس کا صلہ دے رہا ہوں۔''

''تم جھوٹ بول رہے ہو۔''

چوغہ پوش ہنسا۔ ''ایک شیطان سے تم توقع بھی کیا کر سکتے ہو۔ لیکن میں ثابت کر سکتا ہوں کہ میں شیطان ہوں۔'' اس نے یہ کہتے ہوئے اپنے چہرے سے چوغہ ہٹا دیا۔ جیول کے خیال میں وہ سنگ دل شخص تھا اس پر کوئی چیز اثر نہیں کر سکتی تھی۔ مگر اس وقت جو چہرہ اس کے سامنے تھا اسے دیکھ کر اس کا رواں رواں لرز اٹھا تھا۔ چٹخی اور جھلسی ہوئی کھال جس پر جگہ جگہ کٹ لگے تھے اور اس سے سرخ گوشت جھلک رہا تھا۔ ناک کی جگہ ایک تڑا مڑا ٹیلا سا تھا اور گڑھوں میں دھنسی آنکھوں سے سرخی کے ساتھ درندگی جھلک رہی تھی۔ جیول ہکلایا۔

''تم... تم سچ مچ شیطان ہو؟''

''وہ والا نہیں جو تم لوگ سمجھتے ہو۔'' اس نے کہا۔ ''میں صرف مقرر کیا گیا ہوں۔ دنیا میں بھی تمہارے ساتھ تھا اور اب یہاں بھی تمہارے ساتھ ہوں۔''

جیول سمجھنے کی کوشش کر رہا تھا۔ ''میں تمہاری ذمے داری ہوں؟''

''صرف تم ہی نہیں یہاں اور بھی ہیں جو میری ذمے داری ہیں اور میں ان کے ساتھ بھی ہوتا ہوں۔''

''ایک ہی وقت میں؟''

''ہاں ایک ہی وقت میں... میں شیطان ہوں اس لیے میری طاقت بہت زیادہ ہے۔''

''اتنے لوگ کیوں؟''

''یہ میری ڈیوٹی ہے۔'' شیطان نے کہتے ہوئے اس بار سات کا ہندسہ اس کے سینے پر لگا دیا۔ جیول چلا رہا تھا مگر جب تک دہکتا ہوا انگارہ بجھ نہیں گیا شیطان نے سلاخ نہیں ہٹائی۔

''اف میرے خدا... اس اذیت سے تو موت اچھی ہے۔''

''خدا کا نام مت لو... زندگی میں تم نے اسے یاد نہیں کیا اس لیے اب تم اس کا نام نہیں لے سکتے۔'' شیطان نے اسے جھڑک دیا۔ ''تم ایک بار مر چکے ہو اس لیے اب دوبارہ موت طلب نہیں کر سکتے۔''

''میں مر چکا ہوں۔'' جیول نے اذیت برداشت کرتے ہوئے کہا۔ ''اگر میں مر چکا ہوں تو یہ تکلیف کیوں ہے؟''

''یہ تمہارا مقدر ہے کیا تم کو یاد ہے تم کیسے مرے تھے؟''

جیول سوچ میں پڑ گیا۔ پھر اسے یاد آنے لگا۔

☆☆☆

حملہ آوروں کی قیادت کوپر کر رہا تھا۔ کوپر یگ، جیول کا نائب تھا۔ وہ پڑھا لکھا اور چہرے سے نرم خو نظر آنے والا انسان تھا لیکن جیول اچھی طرح جانتا تھا کہ وہ کتنا سفاک ہے۔ وہ رحم و مروت کا قائل ہی نہیں تھا اور جس کا دشمن ہو جاتا اس کے خلاف آخری حد تک چلا جاتا تھا۔ جیول کو یاد تھا، ایک بار کوپر نے ذاتی جھگڑے میں گینگ کو استعمال کیا۔ جیول اس وقت وہاں نہیں تھا ورنہ وہ شاید کوپر کو روک دیتا۔ میٹ جبین نامی شخص سے کوپر کا ایک جوا خانے میں جھگڑا ہوا۔ میٹ جبین نے ماہر کے باز ہونے کا ثبوت دیتے ہوئے کوپر کے چہرے پر نشان ڈال دیے تھے اور اسے اپنا پستول استعمال کرنے کا موقع نہیں ملا تھا۔ اگلی رات کوپر گینگ کے چار افراد کو لے کر میٹ کے مکان پر پہنچا۔ اس نے وہاں دھوکے سے میٹ کو قابو کیا اور پھر اسے باندھ کر اس کے سامنے اس کی بیوی اور بیٹی کی اجتماعی آبروریزی کی۔ آخر میں اس نے خاندان کے پانچ افراد کو شوٹ کیا اور وہاں آگ لگا کر نکل آیا۔

جیول کو غصہ آیا تھا۔ اگر کوپر کو میٹ پر غصہ تھا تو وہ اس پر نکال لیتا پورے خاندان کو ختم کرنا ٹھیک نہیں تھا۔ بہرحال جیول کو کوپر سے بات کرنے کا موقع نہیں ملا اور دو دن بعد وہ ایک واردات کے دوران گرفتار ہو گیا۔ شیرف کارلائل، جیول اور اس کے گینگ کا جانی دشمن تھا۔ اس سے پہلے بھی وہ ان کے خلاف کارروائیاں کرتا رہا تھا۔ جیول ہاتھ آیا تو اس کی باچھیں کھل اٹھی تھیں اور اس نے ریکارڈ دو ہفتے میں اس کے خلاف مقدمہ چلا کر اسے پھانسی کی سزا سنوا دی۔ جج اس کا اپنا آدمی تھا۔ جیول کے ساتھ اس کے تین آدمی اور پکڑے گئے تھے۔ وہ تینوں بھی پھانسی کے تختے پر تھے۔ جب کوپر اور اس کے آدمیوں نے حملہ کیا تو جلاد اپنی جان بچا کر بھاگ گیا تھا۔ ایسے میں شیرف کارلائل نے خود جلاد کا کردار ادا کرنے کا فیصلہ کیا۔ اس نے بھاگ کر لیور کھینچ لیا اور وہ چاروں جھٹکے سے خلا میں جا گرے تھے۔

جیول نے گردن سخت کر لی تھی اس لیے وہ ٹوٹنے سے بچ گئی لیکن رسا سخت ہونے سے اس کی سانس رک رہی تھی۔ ایک منٹ سے بھی پہلے اس کی آنکھیں باہر آ گئیں اور جسم سے جان نکلنے لگی تھی مگر اسی لمحے ایک فائر نے وہ رسی کاٹ دی جس سے وہ لٹکا ہوا تھا۔ جیول جھٹکے سے نیچے گرا۔ اس کے گروہ کا ایک نوجوان بھاگ کر اس کے باقی ساتھیوں کی رسیاں کاٹ رہا تھا پھر اس نے نیچے آ کر جیول کے ہاتھوں کی رسی کاٹ دی۔ جیول نے دیکھا، اس کے دو ساتھی گردن ٹوٹنے سے پہلے ہی زندگی ہار چکے تھے اور تیسرا ابھی کچھ دیر کا مہمان لگ رہا تھا۔ جیول نے رسی کاٹنے والے سے پستول لے کر اس کی اذیت کا خاتمہ کر دیا۔ کوپر اور اس کے آدمیوں نے شیرف کارلائل کے بیشتر آدمیوں کا صفایا کر دیا تھا ان کے علاوہ بھی کوئی دو درجن لاشیں وہاں پڑی تھیں۔ اب وہ لوگ جگہ جگہ آگ لگا رہے تھے۔ آگ لگانے کا مقصد شیرف اور اس کے بچے کھچے آدمیوں کو تعاقب میں آنے سے روکنا تھا۔ دس منٹ بعد وہ سب وہاں سے جا رہے تھے۔

ساری رات سفر کے بعد انہوں نے ایک وادی میں پڑاؤ ڈالا۔ سخت سردی تھی اور یہاں ہر طرف برف پڑی تھی صرف ایک چشمہ بہہ رہا تھا، اس کا پانی برف نہیں بنا تھا۔ انہوں نے آگ جلائی اور گھوڑے ایک جگہ باندھ کر کھانے کی تیاری میں لگ گئے۔ کوپر جیول کو بتا رہا تھا کہ جیسے ہی اسے پتا چلا اس نے جیول اور ساتھیوں کو آزاد کرانے کے لیے پلاننگ شروع کر دی تھی۔ جیول جن کی چسکیاں لیتے ہوئے اس کا بیان سن رہا تھا۔ جب کوپر خاموش ہوا تو اس نے سخت لہجے میں کہا۔ ”تم نے دیر کی اور تقریباً ناکام رہے تھے۔ ہمارے تین ساتھی اسی دیر کی وجہ سے مارے گئے۔ تمہیں پہلے ہی حملہ کر کے ہمیں رہا کرا لینا چاہیے تھا۔“

اس تنقید پر کوپر کا منہ بن گیا۔ ”اس صورت میں ہمیں قصبے کے اندر پولیس اسٹیشن پر حملہ کرنا پڑتا۔ ہمیں بہت جانی نقصان ہوتا لیکن اب ہم ایک بھی آدمی گنوائے بغیر تمہیں آزاد کرا لائے ہیں۔“

”تم ان تینوں کو بھول رہے ہو؟“

”وہ تینوں پہلے ہی مردہ تھے۔“ کوپر نے بے پروائی سے کہا۔ ”اصل اہمیت تمہاری ہے اور تم زندہ ہو۔“

جیول کے چہرے سے لگ رہا تھا کہ وہ کوپر سے متفق نہیں ہے۔ اس نے فکرمندی سے کہا۔ ”اس حملے کا نتیجہ یہ نکلے گا کہ ہمارے خلاف فوج حرکت میں آ جائے گی۔“

”ہم فوج سے بھی نمٹ سکتے ہیں۔“ کوپر نے کہا۔

جیول نے تلخ لہجے میں کہا۔ ”میرا تو خیال ہے ہمیں کچھ عرصے کے لیے منتشر ہو جانا چاہیے۔“

”اس کے لیے رقم کی ضرورت ہوگی۔“ کوپر نے کہا۔ ”ہم سب تقریباً خالی ہاتھ ہیں پچھلے کچھ عرصے سے کوئی بڑا ہاتھ نہیں مارا ہے۔“

”میں بھی یہی سوچ رہا ہوں۔“ جیول نے کہا۔

”ایک منٹ میری ایک بات سنو۔“ کوپر اسے ندی کے کنارے لے آیا۔ ”ایک بار تم نے کہا تھا کہ تم سونے کے ایک بڑے ذخیرے سے واقف ہو جو کہیں حفاظت سے رکھا ہوا ہے؟“

جیول نے سر ہلایا۔ ”لیکن وہاں حملہ کرنا آسان نہیں ہوگا۔“

کوپر نے ترغیب دی۔ ”ہم مشکل کام کرتے رہے ہیں۔“

”تم نے کرسل ریو کا نام سنا ہے۔“

کوپر نے ذہن پر زور دیا۔ ”وہی صحرائی قصبہ جو میکسیکو کی سرحد کے پاس ہے؟“

”بالکل وہی۔“ جیول نے سر ہلایا۔ ”سونا وہیں ہے۔“

کوپر نے بے یقینی سے کہا۔ ”وہ تو ایک چھوٹا سا قصبہ ہے اور راستوں سے ہٹ کر ہے۔“

”ایک چھوٹی سی وادی ہے، وہاں زیادہ تر کسان بستے ہیں۔“ جیول بولا۔ ”لیکن کسی زمانے میں اس سے کچھ دور سونے کی ایک چھوٹی کان بھی تھی۔ اس کے مالک ہنری رسل نے کان سے سونا نکال لیا تھا۔ کان کنوں کی کمی کی وجہ سے کان بند کرنا پڑی تھی۔ پھر بھی اس نے خاصا سونا نکال لیا تھا مگر اسے فروخت نہیں کیا۔ اب وہ سونا اس کے بیٹے کے پاس ہے۔“

”سونا کہاں ہے... بینک میں یا اس کے گھر میں؟“

”سونا پولیس اسٹیشن میں ہے اور کان کے مالک کا بیٹا وہاں کا شیرف ہے۔ اب تم سمجھ گئے ہو گے کہ وہاں حملہ کرنا کیوں اتنا مشکل کام ہے۔“

کوپر کی آنکھیں لالچ سے چمکنے لگی تھیں۔ ”اس کے باوجود کوشش کی جا سکتی ہے، دور دراز ہونے کی وجہ سے باہر سے کوئی مدد بھی نہیں آئے گی۔“

جیول سوچ میں پڑ گیا۔ ”سچی بات ہے میں نے بھی سنا ہے، یہ تصدیق شدہ کہانی نہیں ہے۔“

”ہم تصدیق کر سکتے ہیں۔“ کوپر عیاری سے بولا۔ ”وہیں چل کر... اگر سونا نہ بھی ہوا تو وہاں بینک اور لوگوں کے پاس مال تو ہوگا۔“

جیول نے اپنے چھ آدمیوں کی طرف دیکھا اور بولا۔ ”ہم صرف آٹھ ہیں۔“

”باقی کمی ہم وہاں سے پوری کر لیں گے۔ بکاؤ لوگ کہاں نہیں ہوتے ہیں۔“

جیول خود بھی سوچ رہا تھا کہ انہیں روپوشی کے لیے بھی دولت چاہیے ہوگی۔ اس نے سر ہلایا تو کوپر خوش ہو گیا۔ اس نے اسی وقت جا کر سب کے سامنے منصوبے کا اعلان کر دیا۔ کرسل ریو یہاں سے کوئی تین سو میل کے فاصلے پر تھا۔

انہوں نے آنے والی رات بھی اسی وادی میں گزاری۔ اگلی صبح وہ تازہ دم ہو کر کرسل ریو کے لیے روانہ ہوئے تھے۔ مسلسل سفر کر کے وہ اگلے دن دوپہر میں کرسل ریو میں داخل ہوئے۔ یہ چھوٹا سا پر امن قصبہ تھا کیونکہ وہاں لوگوں نے انہیں دیکھتے ہی اپنی عورتوں اور بچوں کو گھروں میں کر کے دروازے بند کر لیے تھے۔ ان لوگوں کے پاس اسلحہ تھا مگر مجموعی طور پر وہ پر امن نظر آ رہے تھے۔ وہ سب قصبے کے مرکزی چوک پر واقع بار میں پہنچے۔ یہاں بازار بھی تھا۔ یہیں دو بارز اور ایک ہوٹل تھا۔ مکانات کی خوب صورتی اور حالت سے لگ رہا تھا کہ قصبے کے لوگ خوش حال تھے۔ زرخیز زمین اور زیرِ آب پانی کی موجودگی یہاں کی خوشحالی کی بنیادی وجہ تھی۔ بار میں انہیں نہ صرف اپنے مطلب کے لوگ مل گئے بلکہ معلومات بھی حاصل ہو گئی تھیں۔ یہاں سچ مچ سونا تھا اور ایک اندازے کے مطابق اس کا وزن دو سو کلوگرام سے زیادہ تھا۔

☆☆☆

شیرف کرس رسل جوان آدمی اور شادی شدہ تھا۔ اس کا عالی شان مکان قصبے کے وسط میں تھا۔ اس کی بیوی مالینا خوب صورت عورت تھی اور دو بچوں کے باوجود اس کی خوبصورتی میں کوئی کمی نہیں آئی تھی۔ اس وقت وہ پولیس اسٹیشن آئی ہوئی تھی۔ وہ کرس اور اس کے ساتھیوں کے لیے شام کی چائے لائی تھی۔ ساتھ میں گھر کے بنے ہوئے بسکٹ تھے۔ اس نے کرس کے لیے پیالی میں چائے انڈیلتے ہوئے آہستہ سے کہا۔ ”کچھ دیر پہلے آٹھ اجنبی افراد جو بہت زیادہ مسلح ہیں قصبے میں آئے ہیں اور اس وقت بنڈی کے بار میں ہیں۔“

”میں جانتا ہوں۔“ کرس نے بے پروائی سے کہا۔ ”تم فکر مت کرو وہ کتنے ہی مسلح کیوں نہ ہوں میرا اور میرے ساتھیوں کا مقابلہ نہیں کر سکتے ہیں۔“

مالینا نے غور سے کرس کو دیکھا۔ ”دشمن کو کبھی کمزور نہیں سمجھنا چاہیے۔“

”ہے شیرف...“ کرس کے ڈپٹی ایڈم نے پکار کر کہا۔ ”بہتر ہوگا تم دفتر گھر لے جاؤ۔“

اس پر ایک قہقہہ پڑا تھا۔ کرس مسکرانے لگا۔ ”اس کی ضرورت نہیں ہے، مالینا بہت سمجھدار خاتون ہے۔“

”عورت کی سمجھ اس کے سر میں نہیں اس کے لباس میں چھپی ہوتی ہے اس لحاظ سے مالینا بہت سمجھدار ہے۔“ ایڈم نے پھر کہا تو ایک قہقہہ اور گونجا۔ کرس یا مالینا نے اس مذاق کا برا نہیں منایا۔ وہ سب ایک خاندان کی طرح تھے۔ کرس نے کہا۔

”بہتر ہوگا اب تم رخصت ہو جاؤ۔“

جس وقت مالینا پولیس اسٹیشن سے نکل رہی تھی، سامنے سڑک پار ہوٹل کی اوپری منزل کے ایک کمرے سے کوپر اور جیول جھانک رہے تھے۔ کوپر نے مالینا کو دیکھ کر کہا۔ ”خوب صورت عورت ہے۔“

”ہم یہاں عورتوں کے لیے نہیں سونے کے لیے آئے ہیں۔“ جیول نے اسے یاد دلایا۔ ”جب سونا آ جائے گا تو عورتیں خود ہمارے پیچھے آئیں گی۔“

کوپر نے پُرخیال نظروں سے دور تک پھیلے قصبے کا جائزہ لیا۔ ”میں تو کچھ اور سوچ رہا ہوں۔ کیوں نہ ہم اس قصبے پر قبضہ کر لیں؟“

جیول نے بے یقینی سے اسے دیکھا۔ ”تمہارا دماغ درست ہے، ہم آٹھ افراد اس قصبے پر کیسے قبضہ کر سکتے ہیں جس میں کم سے کم ڈھائی ہزار لوگ رہتے ہیں۔ یہ ناممکن ہے ایسا سوچنا بھی مت، ہمیں صرف سونا لینا ہے اور اپنی راہ لینی ہے۔“

کوپر نے پینترا بدلا۔ ”میں نے صرف خیال ظاہر کیا ہے۔“

جیول نے اس دوران میں ایک قابلِ عمل منصوبہ بنا لیا تھا۔ پولیس اسٹیشن کے عقب میں ایک گودام تھا۔ انہیں پہلے پولیس کو سامنے سے الجھانا تھا۔ اس دوران میں وہ خاموشی سے گودام پر قبضہ کر کے اس کی پولیس اسٹیشن سے ملی دیوار ڈائنا مائٹ سے اڑا دیتے اور سونا نکال لیتے۔ ان کے آدمی قصبے سے جرائم پیشہ لوگوں کو بھرتی کر رہے تھے۔ ان کی تعداد دو درجن سے زیادہ تھی اور ان میں سے اکثر شیرف کرس کے زخم خوردہ تھے اس لیے وہ خوشی خوشی ان کا ساتھ دینے کو تیار ہو گئے تھے۔ رات آٹھ بجے تک جب کہ سرد ترین برفانی ہواؤں کی وجہ سے پورا قصبہ سنسان ہو گیا تھا، وہ اپنے پلان پر عمل درآمد کے لیے نکلے۔ ایک درجن افراد نے چوک کے چاروں طرف مورچے لگا لیے تاکہ کوئی پولیس اسٹیشن نہ جا سکے۔ سات افراد سامنے تھے۔ جیول اور کوپر کے ہمراہ تین افراد عقبی گودام تک پہنچے تھے۔ انہوں نے وہاں موجود دو ملازموں کو خاموشی سے قابو کر کے باندھ کر ایک طرف ڈال دیا اور پھر دیوار کے ساتھ ڈائنا مائٹ کے بنڈل لگانے لگے۔

ٹھیک ساڑھے آٹھ بجے پولیس اسٹیشن کے سامنے موجود افراد نے سڑک پار کی۔ پولیس چوکنا ہوئی تھی۔ وہ پولیس والے سامنے ہی ٹہل رہے تھے۔ انہوں نے جیول

کے آدمیوں کو للکارا اور فوراً ہی تصادم شروع ہو گیا۔ کئی اطراف سے ہونے والی فائرنگ نے دونوں پولیس والوں کو چھلنی کر دیا تھا۔ اس دوران میں کئی افراد دوڑ کر پولیس اسٹیشن کے برآمدے تک پہنچ گئے اور کھڑکی اور دروازوں سے اندر گولیاں برسانے لگے۔ اندر موجود کرس اور ایڈم کے ساتھ نصف درجن پولیس والے محصور ہو گئے تھے۔ وہ جواب دے رہے تھے مگر باہر نہیں نکل سکتے تھے۔ اسی اثنا میں فائرنگ کی آواز سن کر چھٹی پر موجود پولیس اہلکار اور کچھ قانون پسند شہری باہر آئے تو وہ گلیوں میں موجود جیول کے ساتھیوں کا نشانہ بننے لگے۔ چند منٹ کے اندر پورا قصبہ میدانِ جنگ بن گیا تھا۔

جس وقت تصادم عروج پر تھا۔ جیول نے اصطبل کے ساتھ پولیس اسٹیشن کی دیوار میں نصب ڈائنا مائٹس کو آگ دکھا دی اور خوفناک دھماکوں نے پوری دیوار گرا دی تھی۔ کرس اور اس کے ساتھیوں کے وہم و گمان میں بھی نہیں تھا کہ اس طرح سے بھی حملہ ہو سکتا ہے۔ دیواریں گرنے سے تین پولیس والے مارے گئے اور دو زخمی ہوئے تھے۔ ابھی اندر دھواں بھرا ہوا تھا کہ جیول اور اس کے ساتھی اندر داخل ہوئے۔ کوپر نے حکم دیا کہ ہر شخص کو گولی مار دی جائے چاہے وہ ہتھیار پھینک دے۔ جیول کو اس سے اتفاق نہیں تھا مگر یہ وقت اختلاف میں پڑنے کا بھی نہیں تھا۔ کوپر اور اس نے آدمیوں نے سوائے کرس کے سب کو شوٹ کر دیا۔ صرف کرس کو زندہ پکڑا تھا۔ سونا ایک فولادی پنجرے میں لکڑی کی پیٹیوں میں بند تھا۔ دروازے پر کئی مضبوط ترین تالے لگے ہوئے تھے مگر چند گولیوں نے ان تالوں کو آسانی سے کھول دیا۔

ساڑھے آٹھ بجے شروع ہونے والی جنگ ساڑھے نو بجے ختم ہو چکی تھی۔ اس میں تقریباً تین درجن افراد مارے گئے تھے اور ان کے بھی دو ساتھی مارے گئے تھے۔ مگر جیول یا کوپر کو اس کی پروا نہیں تھی۔ انہوں نے اصل کامیابی حاصل کر لی تھی۔ سونا ان کے قبضے میں آ گیا تھا۔ لکڑی کی بیس پیٹیاں تھیں اور ہر ایک میں دس کلوگرام خالص سونا تھا۔ یہ پیٹیاں کوپر کے آدمیوں کی نگرانی میں بنڈی کے بار منتقل کی گئی تھیں، اب بنڈی بھی ان کے ساتھ تھا۔ شیرف کرس نے اسے یہاں جوا خانہ کھولنے کی اجازت دینے سے انکار کر دیا تھا کیونکہ اس طرح یہاں آس پاس سے جرائم پیشہ آ جاتے اور قصبے کا پُرسکون ماحول برباد ہو کر رہ جاتا۔ اس لیے بنڈی بھی کرس کا دشمن تھا۔ جیول اور کوپر جام کے ساتھ کامیابی کا جشن منا رہے تھے جبکہ کرس سامنے ایک ستون سے بندھا ہوا تھا۔ کوپر نے کہا۔

”ابھی اس کی بیوی بھی آ جائے تو اس کا فیصلہ کرتے ہیں۔“

جیول کی بھویں تن گئی تھیں۔ ”اس کی بیوی... اس کا یہاں کیا کام ہے؟“

”میں اس کے سامنے اس کے شوہر کو اس دنیا سے رخصت کروں گا اور پھر اس کے ساتھ رات گزاروں گا۔ صبح سے پہلے اسے بھی اس کے شوہر کے پاس پہنچا دوں گا۔“

جیول نے نفی میں سر ہلایا، گلاس خالی کرتے ہوئے بولا۔ ”میرا ایسا کوئی ارادہ نہیں ہے۔ ہم ابھی سونا لیں گے اور یہاں سے روانہ ہو جائیں گے، سورج نکلنے سے پہلے ہم یہاں سے بہت دور جا چکے ہوں گے۔ کل جب کسی محفوظ جگہ پہنچیں گے تو سونا تقسیم کر لیں گے۔“

”یہ تمہارا خیال ہے۔“ کوپر نے اپنے تمباکو زدہ دانت نکوس کر کہا۔ ”ضروری نہیں ہے میں اس سے اتفاق کروں۔“

یہ صریحاً بغاوت تھی۔ جیول کا ہاتھ تیزی سے پستول کی طرف گیا تھا لیکن اس سے پہلے کوپر نے اپنا پستول نکال کر اس پر تان لیا۔ جیول کا ہاتھ رک گیا۔ اس نے سرد لہجے میں کہا۔ ”کیا تم بغاوت کر رہے ہو؟“

”نہیں۔“ کوپر نے نفی میں سر ہلایا۔ ”بغاوت اس کے خلاف کی جاتی ہے جو کبھی سربراہ ہو، تم سربراہ نہیں تھے۔“

”پھر تم نے مجھے کیوں بچایا؟“

”اس سونے کے لیے۔“ کوپر نے سر کی جنبش سے سونے کی طرف اشارہ کیا مگر اس کی نظریں اور پستول کا رخ جیول کی طرف ہی رہا تھا، وہ اچھی طرح جانتا تھا کہ جیول کتنا شارپ شوٹر ہے۔ اسے موقع مل گیا تو وہ اسے سیکنڈ کے دوسرے حصے میں ڈھیر کر دے گا۔ ”صرف تم جانتے تھے کہ یہ سونا کہاں ہے۔ اسی لیے ہم نے جان پر کھیل کر تمہیں بچایا اور اب سونا مل گیا ہے اس لیے تمہاری ضرورت باقی نہیں رہی ہے۔“

”تم بکواس کر رہے ہو۔ اگر تم نے مجھے مارا تو میرے آدمی تمہیں شوٹ کر دیں گے۔“ جیول کا لہجہ درشت ہو گیا۔

”تمہارے آدمی۔“ کوپر ہنسا اور گروہ کے آدمیوں کی طرف دیکھا۔ ”تم میں سے کون جیول کا ساتھی ہے؟“

”مگر کوئی آگے نہیں آیا۔“

”تم نے سن لیا ان کا جواب۔“ کوپر نے کہا۔ ”کوئی تمہارے ساتھ نہیں ہے۔“

اسی لمحے دھڑ سے بار کا دروازہ کھلا اور دو آدمی کرس کی حسین بیوی کو بازوؤں سے پکڑتے ہوئے لائے۔ وہ بری طرح مچل رہی

تھی۔ اسے دیکھ کر کرس چلا اٹھا۔ "چھوڑ دو اسے۔"

کوپر کی نظر ایک لمحے کے لیے ہٹی تھی اور جیول نے موقع سے فائدہ اٹھا کر اپنا پستول نکالنا چاہا۔ مگر اس کے ہاتھ نے ساتھ نہیں دیا۔ وہ بہ مشکل پستول نکال سکا تھا اور پھر وہ اس کے ہاتھ سے نکل کر نیچے گر گیا۔ کوپر سکون سے اسے دیکھ رہا تھا، اس نے اپنا پستول بھی واپس رکھ لیا۔ جیول کا سر چکرا رہا تھا اور جسم سے جان نکل رہی تھی، اس نے شراب کے خالی گلاس کی طرف دیکھا اور بڑی مشکل سے بولا۔ "تم نے اس میں کچھ ملایا تھا؟"

کوپر مسکرایا۔ "ہاں ورنہ تم آسانی سے قابو میں آنے والے کہاں ہو۔ یہ بہت خطرناک زہر ہے جو تم نے پیا ہے اور اب تمہارے پاس بس چند منٹ اور ہیں۔"

جیول اسٹول سے اتر کر اس کی طرف بڑھا مگر اس کے قدموں نے ساتھ دینے سے انکار کر دیا اور وہ لڑکھڑا کر فرش پر ڈھیر ہو گیا۔ پھر اس نے ڈوبتی آنکھوں سے دیکھا، مالینا کو لا کر کرس کے سامنے پھینک دیا گیا۔ وہ چلا رہا تھا، مالینا بھی چلا رہی تھی۔ آخری منظر جو جیول نے دیکھا وہ کرس کی موت کا تھا۔ کوپر نے اچانک پستول نکال کر اسے کرس کے سینے پر خالی کر دیا تھا۔ مالینا نے چیخ ماری اور بے ہوش ہو گئی۔ اس کے ساتھ ہی جیول کی آنکھیں بھی بند ہو گئی تھیں۔

☆☆☆

جیول کو سب یاد آ گیا تھا۔ اس کے سینے کی جلن ٹھیک ہو گئی تھی اور کھال بھی دوبارہ سلامت ہو گئی۔ اب اسے پوری طرح یقین آ گیا کہ وہ جہنم میں ہے۔ چوغہ پوش شیطان نے پھر سلاخ اٹھائی تو وہ جلدی سے بولا۔ "ایک منٹ... ایک منٹ۔"

"کیا؟"

"یہ کب تک چلے گا؟ میرا مطلب ہے مجھے یوں اذیت دینے کا سلسلہ کب تک جاری رہے گا؟"

"تمہیں اذیت نہیں سزا دی جا رہی ہے۔" شیطان نے کہا۔ "یہ ہمیشہ جاری رہے گا۔"

"ہمیشہ؟" وہ بے یقینی سے بولا۔ "کوئی کام ہمیشہ کیسے ہو سکتا ہے؟ اس کا کوئی نہ کوئی انجام تو ہوگا؟"

جواب میں شیطان نے ایک سلاخ اٹھا کر اس کے پیٹ سے لگا دی۔ اس پر لو بنا ہوا تھا۔ وہ ایک بار پھر شدید درد و اذیت سے چلا اٹھا۔ شیطان نے اس کی تکلیف سے لطف اندوز ہوتے ہوئے کہا۔ "اس کا کوئی انجام نہیں ہے تم ہمیشہ اذیتیں سہتے رہو گے۔ یہ دائمی زندگی ہے یہاں خوشی بھی دائمی ہوتی ہے اور اذیت بھی ہمیشہ کی ہوتی ہے۔"

"لعنت ہو۔" جیول چلایا۔ "اس کا کوئی حل تو ہو گا... میرے لیے یہ ناقابلِ برداشت ہے۔"

"ہوگا۔" شیطان نے بے پروائی سے کہا اور سلاخ واپس بھڑکتی آگ میں ڈال دی۔ جیول گہری سانس لے رہا تھا، اس کا زخم پھر سے ٹھیک ہو رہا تھا۔ اس نے کہا۔

"دیکھو میں سانس لے رہا ہوں اس کا مطلب ہے میں زندہ ہوں دوسری صورت میں مجھے سانس لینے کی کوئی ضرورت نہیں ہونی چاہیے۔"

"تم عادت کے مطابق سانس لے رہے ہو۔ اگر چاہو سانس روک کر دیکھ لو تمہیں کچھ نہیں ہوگا ہاں تکلیف ہوگی۔"

جیول نے سانس روک لی اور بہت دیر تک روکے رکھی، واقعی اسے کچھ نہیں ہو رہا تھا۔ صرف دم گھٹنے کی کیفیت ہوئی تھی مگر یہ بھی جان لیوا نہیں تھی۔ شیطان درست کہہ رہا تھا۔ اس کا ذہن تیزی سے سوچ رہا تھا۔ پھر جیسے ہی شیطان نے کڑاہے کی طرف ہاتھ بڑھایا وہ جلدی سے بولا۔ "ایک منٹ رک جاؤ میری ایک بات سن لو۔"

"میں سن رہا ہوں۔" شیطان نے کڑاہے سے ایک نمبر والی سلاخ اٹھا کر اس کا معائنہ کرتے ہوئے کہا۔

"دیکھو تم شیطان ہو تمہیں کسی چیز کی ضرورت ہوگی۔ تم مجھ سے سودا کر لو۔"

"مجھے صرف انسانوں کی ضرورت ہوتی ہے اور وہ مجھے ملتے رہتے ہیں۔"

اس بار جیول کا ذہن تیزی سے سوچ رہا تھا۔ "تم نے کہا یہاں وہ شیطان اہمیت رکھتا ہے جس کے قبضے میں زیادہ سے زیادہ انسان ہوں۔ تم لوگ انسان کیسے حاصل کرتے ہو؟"

"ہم انسان چنتے ہیں... زندگی میں ان سے غلط کام کراتے ہیں اور جب وہ مرتے ہیں اور اپنے کرتوتوں کی وجہ سے جہنم کے حقدار ہوتے ہیں تو وہ ہمارے حوالے کیے جاتے ہیں۔"

"تم مجھ سے ایک معاہدہ کر لو... میں تمہیں اپنے بدلے چھ آدمی دوں گا۔"

شیطان پہلی بار چونکا۔ "کیا مطلب؟"

"مطلب واضح ہے، تم مجھے چھوڑ دو میں اپنے بدلے تمہیں چھ آدمی دوں گا۔"

شیطان نے نفی میں سر ہلایا۔ "یہ ممکن نہیں ہے... اگر وہ انسان جہنم کے مستحق نہ ہوئے تو مجھے نہیں ملیں گے اور میں نے آج تک کسی انسان سے معاہدہ نہیں کیا ہے۔"

"حالانکہ شیطان تو مشہور ہی اپنے معاہدوں کے لیے ہے جو وہ انسانوں سے کرتا ہے۔" جیول نے کہا۔ وہ پر اُمید نظروں سے اس کی طرف دیکھ رہا تھا۔ شیطان نے انکار نہیں کیا تھا کہ وہ اسے دوبارہ دنیا میں نہیں بھیج سکتا اس نے چھ انسانوں کے جہنمی ہونے پر شک کا اظہار کیا تھا۔ اس کا مطلب تھا کہ وہ اسے دنیا میں بھیج سکتا تھا۔ "میں جن انسانوں کی بات کر رہا ہوں ان میں اور مجھ میں کوئی فرق نہیں ہے۔ بلکہ وہ مجھ سے بھی زیادہ جہنم کے سزاوار ہو سکتے ہیں۔"

شیطان نے ایک بار پھر اپنا ہڈ الٹ دیا اور اس کا مکروہ چہرہ سامنے آ گیا۔ اس نے پُرخیال انداز میں کہا۔ "ایک کے بدلے چھ..."

"یہ اچھا سودا ہے۔" جیول نے اسے ترغیب دی۔ "تم طاقتور ہو اگر میں معاہدہ پورا نہ کر سکوں تو تم مجھے دوبارہ جہنم میں لا سکتے ہو۔"

"میں ایسا کر سکتا ہوں۔" شیطان نے غرور سے کہا۔

"تب تمہیں اس سودے کو قبول کر لینا چاہیے۔"

شیطان نے کچھ دیر سوچا اور پھر سر ہلایا۔ "ٹھیک ہے لیکن میری ایک شرط ہوگی۔"

"کیسی شرط؟" جیول نے اپنے خشک لبوں پر زبان پھیری۔

"تمہیں وہ چھ آدمی چوبیس گھنٹے میں دینا ہوں گے۔"

جیول نے سوچا اور مان گیا۔ "میں انہیں قتل کر دوں گا، اس کے بعد انہیں یہاں لانا تمہاری ذمے داری ہوگی۔"

"تم اس کی فکر مت کرو لیکن تم جسے قتل کرو گے اس کے ماتھے پر چاقو سے کراس کا نشان بناؤ گے۔" شیطان نے کہا۔ "جب تم اسے کسی کے ماتھے پر کراس کا نشان بناؤ گے تو سمجھ لو اس پر میری مہر لگ جائے گی اور وہ میرے پاس ہی آئے گا۔"

"ٹھیک ہے میں ایسا ہی کروں گا۔" جیول نے خوش ہو کر کہا۔ "تم مجھے کیسے واپس بھیجو گے؟"

"فکر مت کرو ابھی تمہیں پتا چل جائے گا۔" شیطان نے بائیں طرف اشارہ کیا۔ "وہ دیکھو۔"

جیول نے دیکھا، ایک گھڑی تھی جس میں سوئیوں نے دو کے ہندسے سے سفر شروع کر دیا تھا۔ شیطان نے کہا۔ "تمہارے پاس چوبیس گھنٹے ہیں۔"

☆☆☆

جیول کو ہوش آیا تو وہ کیچڑ میں پڑا ہوا تھا۔ ہلکی بارش ہو رہی تھی اور اس کا جسم نہایت سرد ہو رہا تھا۔ وہ کراہتے ہوئے اٹھا تو اس نے دیکھا کہ وہ جانوروں کے لیے مخصوص ایک احاطے میں پڑا تھا اس موسم میں جانوروں کو اندر باندھا گیا تھا۔ اس لیے احاطہ خالی تھا۔ اس کا دل متلا رہا تھا اور پیٹ میں جیسے آگ لگی ہوئی تھی۔ وہ کراہتے ہوئے بہ مشکل اٹھا اور اس نے بے ساختہ الٹی کر دی۔ اس کے پیٹ میں جو تھا وہ باہر آ گیا۔ الٹی کرتے ہی اسے سکون محسوس ہوا تھا اس نے جو زہر پیا تھا وہ نکل گیا تھا۔ پھر اسے شیطان اور جہنم کا خیال آیا۔ کیا اس نے بے ہوشی کی حالت میں کوئی خواب دیکھا تھا؟ کوپر کی بات بکواس ثابت ہوئی تھی زہر اتنا پُراثر نہیں تھا کہ اسے موت کے گھاٹ اتار دیتا۔ وہ بس بے ہوش ہوا تھا مگر پھر اسے وہ تکلیف یاد آئی جو اس نے شیطان کے ہاتھوں برداشت کی تھی تو اس کے رونگٹے کھڑے ہو گئے۔ اگر یہ کوئی خواب بھی تھا تو وہ کوئی رسک لینا نہیں چاہتا تھا اسے بہر صورت ان چھ کو آنے والے چوبیس گھنٹے میں قتل کرنا تھا۔

وہ لڑکھڑاتا ہوا کھڑا ہو گیا۔ یہاں نیم تاریکی تھی۔ نزدیکی مکانوں کی کھڑکیوں سے جھلکتی روشنیاں ماحول کو کسی قدر روشن کر رہی تھیں۔ کبھی کبھی بجلی چمکتی تھی۔ ایک بار بجلی چمکی تو اسے کچھ ہی دور چرچ کی عمارت دکھائی دی۔ اس نے پاس پڑا اپنا ہیٹ اٹھا کر سر پر رکھا اور لڑکھڑاتے قدموں سے چرچ کی طرف بڑھا۔ بارش نے اس کے کپڑوں پر لگا ہوا کیچڑ صاف کر دیا تھا۔ عجیب بات تھی، اسے ٹھنڈ نہیں لگ رہی تھی۔ حالانکہ بارش کا پانی قیامت خیز حد تک سرد تھا۔ وہ چرچ کے اندر آیا اور ڈائس کے سامنے ایک بینچ پر ڈھیر ہو گیا۔ کچھ دیر بعد اندر سے بوڑھا پادری نمودار ہوا، اس نے نرم لہجے میں جیول سے پوچھا۔

"تم کون ہو میرے بچے؟"

"میں یہاں پناہ کے لیے آیا ہوں۔" جیول نے دھیمے لہجے میں کہا۔

"یہ خدا کا گھر ہے۔" پادری نے ہمدردی سے کہا۔ "تمہارا لباس بھیگا ہوا ہے تمہیں خشک لباس اور گرمائش کی ضرورت ہے۔"

پادری اسے ایک عقبی کمرے میں لایا جہاں آتش دان میں آگ روشن تھی اسے دوسرے کپڑوں کی ضرورت تھی کیونکہ ان میں وہ دور سے پہچانا جاتا۔ پادری نے اسے ایک پتلون، شرٹ اور اس کے سائز کی جیکٹ لا دی تھی۔ اس نے لباس تبدیل کیا۔ اس کی بیلٹ سے پستول غائب تھا۔ وہ یقیناً اسے اس احاطے میں پھینکنے والوں نے ہتھیا لیا

ہوگا، صرف پستول ہی نہیں اس کی جیبوں سے سب کچھ غائب تھا۔ جیول نے فادر کی طرف دیکھا۔ ”مجھے اسلحے کی ضرورت ہے۔“

پادری نے نفی میں سر ہلایا۔ ”چرچ میں اسلحے کا کیا کام؟“

”ہاں تم ٹھیک کہہ رہے ہو مجھے کہیں اور سے بندوبست کرنا ہوگا۔“ جیول نے سوچتے ہوئے کہا۔ ”فادر یہ بتاؤ یہاں خالی تابوت ہیں؟“

بوڑھا پادری چونکا۔ ”ہاں مگر تمہیں کیا کرنا ہے میرے بچے؟“

”کچھ لاشوں کے لیے ان کی ضرورت پڑے گی۔ مہربانی کرکے چھ تابوت چرچ کے سامنے والے حصے میں رکھوادو۔ میں ان کی ادائیگی کروں گا اور تمہیں ان کی آخری رسومات ادا کرنا ہوں گی۔“

☆☆☆

کوپر نے فاتحانہ نظروں سے مالینا کی طرف دیکھا جو بستر پر یوں لیٹی تھی کہ اس کے دونوں ہاتھ بیڈ کے سرہانے سے بندھے ہوئے تھے۔ اس کا پھٹا ہوا لباس اور خراش خراش جسم بتارہا تھا کہ اس پر کیا گزر چکی تھی۔ رو رو کر اس کی آنکھیں سوج گئی تھیں۔ گال اور ہونٹ سرخ اور زخمی تھے۔ کوپر نے اس پر تشدد بھی کیا تھا۔ کوپر اپنے لیے جام بنارہا تھا۔ اس نے نصف گلاس ایک ہی سانس میں خالی کردیا۔ پھر مالینا سے پوچھا۔ ”تم پیوگی؟“

جواب میں اس نے کوپر پر تھوک دیا اور چلّائی۔ ”کتے مجھے بھی ماردے۔“

”جلد تمہاری یہ خواہش بھی پوری ہوگی۔“ کوپر نے خالی گلاس دیوار پر دے مارا اور مالینا کی طرف بڑھا۔ ”لیکن پہلے مجھے اپنی حسرت تو پوری کرلینے دو۔“

کوپر کے پانچ ساتھی مختلف جگہوں پر تھے۔ ان میں سے دو گیرٹ اور چارلی، بنڈی کے بار میں بیٹھے تھے اور نشے کی حالت میں مختلف چیزوں پر نشانے بازی کی مشق کر رہے تھے۔ ان کے ذمے سونے کی حفاظت تھی مگر انہوں نے بنڈی کا بار تقریباً تباہ کردیا تھا اور اب وہ پچھتا رہا تھا کہ اس نے کن شیطانوں کی مدد کی تھی۔ یہ لوگ تو پورے قصبے کو تباہ کرکے جاتے۔ بنڈی بار کے عقبی حصے میں تھا جہاں اس کی شرابیں ذخیرہ تھیں اور اب اسے اپنی تمام عمر کی جمع پونجی بھی خطرے میں نظر آرہی تھی۔ ان لوگوں نے کرسل ریو کے تمام اوباشوں کو ساتھ ملاکر ایسے تمام افراد کا خاتمہ کردیا تھا جو ان کے سامنے مزاحمت کرسکتے تھے۔ اس وقت کرسل ریو کا ہر دوسرا گھر ماتم کدہ بنا ہوا تھا۔ جہاں کوئی مرا نہیں تھا وہاں لوگ اپنی آبرو اور مال کو رو رہے تھے۔ اچانک عقبی دروازے پر کھٹکا ہوا تو بنڈی بھڑکا اسے لگا شاید کوئی لٹیرا یہاں بھی آن پہنچا ہے۔ اس نے ڈرتے ڈرتے دروازہ کھولا تو اسے دھکا لگا اور وہ پیچھے آگرا۔ یہ دیکھ کر اس کی روح فنا ہوگئی کہ دروازے پر جیول کھڑا تھا جس کی شراب میں اس نے خود کوپر کا دیا ہوا زہر ملایا تھا۔ وہ اسے گھور رہا تھا پھر وہ اندر آیا اور دروازہ بند کرلیا۔ بنڈی کا رواں رواں کانپ رہا تھا۔ اس نے ہکلا کر کہا۔ ”تم... تم تو مر گئے تھے۔“

”ہاں، میں جہنم سے آیا ہوں کچھ لوگوں کو جہنم بھیجنے کے لیے، اگر تم ان میں شامل نہیں ہونا چاہتے تو میرے حکم پر بلاچوں چرا عمل کرنا۔“

”میں کروں گا۔“ بنڈی نے گڑگڑا کر کہا۔ ”میں نے ان لوگوں کا ساتھ دے کر اپنی زندگی کی سب سے بڑی غلطی کی ہے۔ کوپر کے دو آدمی میرے بار میں ہیں اور تم سن رہے ہو وہ نشے میں دھت ہوکر فائرنگ کررہے ہیں۔“

”یہ اچھی بات ہے وہ نشے میں دھت ہیں۔“ جیول نے وہاں رکھی شراب کے ڈرم کھولنے والی، آگے سے نوکیلی اور دھار والی سلاخ اٹھائی اور بار کی طرف بڑھا۔ یہ دیکھ کر اس کا خون کھول اٹھا کہ کل تک اس کے قدموں میں لوٹنے والے آج اس کی موت کا جشن منارہے تھے۔ اس نے زیر لب کہا۔ ”تم لوگوں کو یہ جشن مہنگا پڑے گا۔“

ایک منٹ سے پہلے گیرٹ دنیا سے رخصت ہوچکا تھا اور چارلی تھر تھر کانپ رہا تھا صرف اس کی گردن ساکت تھی جہاں لوہے کی خون آلود سلاخ لگی تھی اور خون گیرٹ کا تھا۔ جیول نے دھیمے لہجے میں پوچھا۔ ”کوپر اور باقی سب کہاں ہیں؟“

”کوپر ہوٹل والے کمرے میں ہے۔“ چارلی نے جلدی سے جواب دیا۔ ”بارون، جیسن اور ڈیوڈ کا مجھے نہیں معلوم۔ پلیز میرا یقین کرو۔“

”مجھے یقین ہے۔“ جیول نے اسی لہجے میں کہا اور سلاخ چارلی کی گردن میں اتاردی۔ پھر اس نے تیزی سے ان کا اسلحہ سمیٹا اور بنڈی کو بلاکر کچھ ہدایات دیں۔ ان دونوں کی لاشیں دیکھ کر بنڈی دل و جان سے اس کے حکم پر عمل کرنے کو تیار ہوگیا تھا۔ کیونکہ جیول نے کوئی گولی نہیں چلائی تھی اس لیے باہر موجود کوپر کے مقامی زرخریدوں کو پتا نہیں چلا تھا۔ بارش بہ دستور جاری تھی مگر لیدر جیکٹ میں

کسی حد تک محفوظ تھا اور اگر بھیگ بھی جاتا تو اسے فرق نہیں پڑتا۔ اب چار باقی رہ گئے لیکن وہ کوپر سے پہلے بارون، ڈیوڈ اور جیسن کو ٹھکانے لگانا چاہتا تھا۔

اسے رہ رہ کر خیال آرہا تھا کہ اس کے پاس چوبیس گھنٹے ہیں بلکہ اس میں سے بھی تین گھنٹے گزر چکے تھے۔ گلیوں میں زرخرید بدمعاش مفت کی شرابیں پیتے ہوئے جاگ رہے تھے۔ جیول نے دیکھا ہوٹل کے علاوہ دو مکانوں کے سامنے یہ بڑی تعداد میں جمع تھے اس کا مطلب تھا۔ اس کے مطلوب افراد میں سے کوئی یہاں تھا۔ اس نے مکانات کا جائزہ لیا مگر خاموشی سے اندر گھسنے کی کوئی راہ نظر نہیں آئی تھی۔ ابھی وہ کوئی ہنگامہ نہیں چاہتا تھا۔ جیول کے پاس اس کے سوا کوئی چارہ نہیں تھا کہ وہ انتظار کرے۔

☆☆☆

مالینا اپنی ذلت کے ساتھ ساتھ کرس کو یاد کر کے رو رہی تھی۔ اس شخص نے نہایت سفاکی سے اس کے سامنے کرس کا سینہ چھلنی کر دیا تھا۔ اچانک دروازے پر دستک ہوئی تو کوپر کا چہرہ بگڑ گیا تھا، اس نے غرا کر پوچھا۔ ”کون ہے؟“

”باس ایک مسئلہ ہو گیا ہے۔“ باہر سے بارون کی آواز آئی۔ کوپر ایک جھٹکے سے اٹھ کر دروازے کی طرف بڑھا، اس نے دروازہ کھولا۔ بارون سامنے متفکر چہرہ لیے کھڑا تھا۔

”باس، گیرٹ اور چارلی بار سے غائب ہیں۔“

”غائب ہیں کیا مطلب؟“

”وہ... وہ بار کے اندر نہیں ہیں۔“ بارون ہکلایا۔ ”باہر موجود آدمیوں کا کہنا ہے وہ باہر نہیں نکلے... اندر نشے میں فائرنگ کر رہے تھے پھر اچانک خاموش ہو گئے۔ کچھ دیر بعد انہوں نے اندر جا کر دیکھا تو وہ غائب تھے۔“

”سونا موجود ہے؟“

”وہ ہے باس۔“

”بنڈی کہاں ہے؟“ کوپر نے پاؤں پٹخ کر کہا۔

”وہ بھی غائب ہے شراب خانہ خالی پڑا ہے۔“

”انہیں تلاش کرو، اپنے آدمیوں کو جمع کر لو۔ جیسن اور ڈیوڈ کہاں ہیں؟“

”وہ دو گھروں میں ہیں، انہیں یہاں کی لڑکیاں پسند آ گئی ہیں۔“

”انہیں بھی بلاؤ۔“ کوپر نے دروازہ بند کیا اور کپڑے پہننے لگا، اس نے مالینا کی طرف دیکھا اور دانت نکوس کر بولا۔ ”بے بی میں ابھی آتا ہوں۔ پھر تمہارے ساتھ ایک آخری راؤنڈ ہوگا جو تمہاری زندگی کا آخری راؤنڈ بھی ہوگا۔“

کوپر کے باہر جاتے ہی مالینا جو اب تک بے بسی سے ستم برداشت کر رہی تھی خود کو آزاد کرانے کی کوشش کرنے لگی۔ مگر اس کی کلائیوں کی بندشیں نہایت سخت تھیں۔

☆☆☆

جیول اب چرچ کی طرف جا رہا تھا۔ اسے یقین تھا بنڈی نے اپنا کام کر دیا ہوگا اور اس سے پہلے فادر نے چھ تابوتوں کا انتظام کر دیا ہوگا۔ چرچ کے صحن میں دیوار کے ساتھ چھ تابوت پڑے تھے اور ان میں سے دو میں گیرٹ اور چارلی کی لاشیں موجود تھیں۔ جیول نے چاقو نکالا اور پہلے چارلی کے ماتھے پر اس کی نوک سے کراس بنایا۔ پھر وہ گیرٹ کے ماتھے پر کراس بنانے جا رہا تھا کہ رک گیا۔ کچھ دیر سوچنے کے بعد جیول نے چاقو واپس رکھا اور کھڑا ہو گیا۔ اس نے ایک تہائی کام مکمل کر لیا تھا اور باقی چار کے لیے اس کے پاس تقریباً بیس گھنٹے تھے۔

☆☆☆

وہ چاروں بنڈی کے بار میں جمع تھے کیونکہ سونا یہیں تھا۔ ایک گرگا بار مین کے فرائض انجام دے رہا تھا اور ان کے گلاس خالی ہوتے ہی بھر دیتا تھا۔ کوپر نے کہا۔ ”وہ دونوں غائب نہیں ہوئے، کیے گئے ہیں۔ یہ دیکھو یہاں خون پڑا ہے یہ پہلے نہیں تھا۔“ اس نے فرش پر لگے دھبوں کی طرف اشارہ کیا۔ ”ان کے ساتھ پہلے کچھ ہوا اور پھر انہیں کھینچ کر یہاں سے لے جایا گیا ہے۔“

فرش پر کھینچنے کے نشانات بھی تھے۔ بارون نے نشانات کا تعاقب کیا اور واپس آ کر رپورٹ دی۔ ”یہ عقبی دروازے تک گئے ہیں۔“

کوپر نے فیصلہ کن لہجے میں کہا۔ ”اس کام میں بنڈی ملوث ہے، اسے تلاش کرو۔“

ڈیوڈ نے نفی میں سر ہلایا۔ ”یہ اس کے بس کی بات نہیں ہے وہ بزدل آدمی ہے اسے معلوم ہے اس کا انجام کیا ہوگا۔“

”اگر یہ کسی اور نے کیا ہے تب بھی وہ شامل ہے اسے تلاش کرو، وہی بتائے گا۔“

جیول نے بھیڑ کے اون کا بنا ہوا ایک کھلا سوئیٹر پہنا ہوا تھا۔ اس میں آستینیں نہیں تھیں۔ یہ اس نے ایک احاطے کی دیوار سے اٹھایا تھا۔ پھر اس نے ایک جگہ سے ہیٹ

چرایا۔ یہ خاصا بڑا تھا اور اس کا چہرہ اس کے نیچے چھپ گیا تھا۔ وہ اس وقت بنڈی کے بار کے پاس تھا۔ یقیناً گیرٹ اور چارلی کی غیر موجودگی محسوس کر لی گئی تھی اور اب انہیں تلاش کیا جا رہا تھا۔ کوپر کے تمام زرخرید بہت چوکنا انداز میں بار کے آس پاس پھیلے ہوئے تھے اور ان میں سے کچھ ہوٹل کے سامنے پہرا دینے کے انداز میں موجود تھے۔ کوپر بھی وہیں تھا۔ جیول کو شیرف کرس کی بیوی کا خیال آیا۔ شاید کوپر نے اسے ہوٹل میں رکھا ہوا تھا۔ وہ ہوٹل کے ساتھ والی گلی میں آیا۔ آس پاس کسی کو نہ پا کر وہ ایک پائپ کے سہارے اوپر چھت تک پہنچا اور یہاں ایک کھڑکی سے اندر داخل ہو گیا۔ کھڑکی ایک گیلری میں کھل رہی تھی جس کے دونوں طرف کمرے تھے۔ وہ اس کمرے تک آیا جو اس نے لیا تھا۔ دروازہ کھلا ہوا تھا وہ اندر آیا تو بستر سے بندھی مالینا اسے دیکھ کر سہم گئی اور جب اس نے چاقو نکالا تو اس کے حلق سے گھٹی سی چیخ نکلنے والی تھی کہ جیول کا ہاتھ اس کے منہ پر جم گیا۔ اس نے چاقو سے مالینا کی بندشیں کاٹ دیں اور آہستہ سے بولا۔

”کپڑے پہنو۔“

مالینا نے اسے پہچان لیا تھا۔ اس نے جلدی سے لباس پہنا اور بولی۔ ”تمہیں تو زہر دیا گیا تھا۔“

”ہاں میں مر گیا تھا۔“ اس نے کہا اور دروازے کی طرف بڑھا، مالینا اس کے پیچھے آئی۔

”تم یہاں کیسے آئے؟“

”تمہیں آزاد کرانے۔“ جیول نے جواب دیا۔ اس نے پہلے مالینا کو نیچے اتارا اور پھر خود بھی نیچے اتر آیا۔ ”یہاں تمہارے پاس کوئی ٹھکانا ہے۔“

”ہاں۔“ مالینا سردی سے ٹھٹھرتے ہوئے بولی۔ ”میرے ساتھ آؤ۔“

تاریک گلیوں سے ہوتے ہوئے وہ اسے ایک چھوٹے سے کیبن میں لائی۔ یہ کرسل ریو کے آخری حصے میں تھا۔ بہ ظاہر غیر آباد تھا۔ مگر یہاں ضرورت کی بہت سی چیزیں تھیں۔ مالینا نے ایک صندوق سے پینٹ شرٹ اور جیکٹ نکالی اور ایک پردے کے پیچھے لباس تبدیل کرنے لگی۔ پھر اس نے ایک اور صندوق سے اسلحہ نکالا، اس میں جدید وضع کا ریوالور اور ایک رائفل تھی۔ اس نے جیول سے کہا۔ ”میں نے خود تمہیں گرتے اور دم توڑتے دیکھا تھا۔“

وہ ایک صندوق پر بیٹھا ہوا تھا۔ ”یہ سچ ہے، میں مر گیا تھا اور جہنم سے ہو کر واپس آیا ہوں۔ ان چھ کو جہنم بھیجنے کے لیے۔“

”تم اپنے ساتھیوں کی بات کر رہے ہو؟“ مالینا اپنی پتلی کمر سے ہولسٹر باندھتے ہوئے بولی۔ ”تمہاری ان سے دشمنی ہو گئی تھی؟“

”ہاں میں چاہتا تھا ہم سونا لے کر یہاں سے نکل جائیں مگر کوپر دوسرے چکر میں تھا۔“

”کوپر۔“ مالینا کا چہرہ سرخ ہو گیا۔ ”اسے میں اپنے ہاتھ سے ماروں گی۔“

”بالکل نہیں۔“ جیول غرایا۔ ”ان چھ کو میں نے اپنے ہاتھ سے مارنے کا معاہدہ کیا ہے ورنہ میں واپس جہنم بھیج دیا جاؤں گا۔“

مالینا نے اسے عجیب نظروں سے دیکھا۔ ”میں سمجھی نہیں۔“

”تم نہیں سمجھو گی بس اتنا یاد رکھنا اگر کسی نے ان باقی چار میں سے کسی کو مارا تو میں اسے مار دوں گا۔“

”باقی چار۔“ وہ چونکی۔

”ہاں دو کو میں ٹھکانے لگا چکا ہوں ان کی لاشیں چرچ کے سامنے رکھے تابوتوں میں موجود ہیں۔ اب کوپر سمیت چار باقی ہیں، مجھے رات دو بجے سے پہلے انہیں ٹھکانے لگانا ہے۔“

مالینا کی سمجھ میں اس خوفناک صورت شخص کی بات نہیں آئی تھی مگر وہ خود میں اس سے اختلاف کی ہمت نہیں رکھتی تھی۔

☆☆☆

کوپر، بارون، جیسن اور ڈیوڈ چرچ کے سامنے پڑے تابوتوں میں گیرٹ اور چارلی کی لاشیں دیکھ رہے تھے، انہیں پو پھٹتے ہی اطلاع ملی اور لاشیں دیکھتے ہی کوپر نے جیول کی لاش چیک کرنے کا حکم دیا تھا۔ وہ چاروں سر سے پاؤں تک مسلح تھے اور ان کے ساتھ درجن بھر مسلح افراد بھی تھے۔ کوپر نے تابوتوں کے پاس بیٹھ کر دیکھا اور دونوں لاشوں کا معائنہ کیا۔ چارلی کے ماتھے پر کراس بنا ہوا تھا۔ یہ کسی تیز دھار اور نوک والے آلے سے بنایا گیا تھا۔ اس نے کہا۔ ”یہ اسی کی حرکت ہے۔“

چند منٹ بعد اطلاع ملی کہ احاطے سے جیول کی لاش غائب ہے۔ ڈیوڈ نے تیقنی سے کہا۔ ”یہ کیسے ممکن ہے... وہ مر چکا ہے۔“

”سارا قصور بنڈی کا ہے اس نے ٹھیک سے زہر نہیں ملایا ہوگا۔“ کوپر غرایا۔ ”اسے اب تک تلاش کیوں نہیں کیا

ہے۔''

''اتنے بڑے قصبے میں اسے تلاش کرنا ناممکن ہے۔'' جیسن نے کہا۔

''اس کے گھر پر دیکھو۔''

''وہ بار کے اوپر رہتا تھا اور اکیلا آدمی ہے اس کا کوئی رشتے دار نہیں ہے۔'' جیسن نے اطلاع دی۔ ''اگر جیول سچ مچ زندہ ہے تو ہمیں بہت محتاط رہنا چاہیے وہ بھیڑیے کی طرح عیار اور سفاک ہے۔''

ڈیوڈ بولا۔ ''میرا تو خیال ہے ہمیں سونا لے کر یہاں سے نکل جانا چاہیے۔''

کوپر نے اسے گھور کر دیکھا۔ ''صرف یہ سونا اصل مقصد نہیں ہے اصل مقصد کان میں موجود باقی سونا ہے ہم یہاں کے لوگوں سے بیگار کرا کے چند ہفتے میں وہ سارا سونا نکال سکتے ہیں اس کے بعد ہم میں سے ہر شخص کے پاس اتنی دولت ہوگی کہ وہ اس جیسا کوئی بھی قصبہ خرید سکتا ہے۔''

''مگر اب ہم چار رہ گئے ہیں اور ان کی تعداد بھی ایک درجن سے زیادہ نہیں ہے۔'' ڈیوڈ نے کہا اس کا اشارہ مقامی بدمعاشوں کی طرف تھا۔

''جیسے ہی موسم بہتر ہوگا ہم مزید لوگوں کو اپنے ساتھ شامل کرلیں گے۔''

بارون، ڈیوڈ اور جیسن مطمئن نظر آنے لگے۔ سو افراد کی مدد سے وہ سچ مچ اس پورے قصبے کو قابو میں رکھ سکتے تھے اور کان سے سونا بھی نکلوا سکتے تھے۔ کوپر نے کہا۔ ''لیکن پہلے جیول کو جہنم رسید کرنا ہوگا۔ اسے تلاش کرو چاہے پورے قصبے کی تلاشی لینی پڑے۔''

وہ چاروں کئی کئی مسلح افراد لے کر چاروں طرف روانہ ہوگئے تھے۔

☆☆☆

''میں تمہاری مدد کروں گی۔'' مالینا نے کہا۔

''مجھے تمہاری مدد کی ضرورت نہیں ہے۔'' جیول نے کہا۔ ''ہاں تم اپنے لوگوں کی مدد ضرور کرسکتی ہو۔''

''وہ کیسے؟''

''کوپر اور اس کے آدمیوں نے مقامی بدمعاشوں کو ساتھ ملا کر تمام پولیس والوں اور قصبے کے ایسے لوگوں کو موت کے گھاٹ اتار دیا ہوگا جو لڑنے والے اور قیادت کی صلاحیت رکھتے ہیں۔ اس طرح انہوں نے پورے قصبے پر قبضہ کرلیا ہوگا۔ ان کے جشن منانے کے انداز سے ایسا ہی لگ رہا ہے کہ انہیں اب کسی سے خطرہ نہیں ہے۔''

''تب میں کیا کرسکتی ہوں؟'' مالینا مایوسی سے بولی۔ ''میں لڑ کر مرسکتی ہوں لیکن مرنے سے پہلے میں کوپر کی لاش دیکھنا چاہتی ہوں۔''

جیول نے اسے غور سے دیکھا۔ ''جو لوگ لڑ کر مرسکتے ہیں وہ بہادر ہوتے ہیں۔ تم شیرف کی بیوی ہو۔ تم میں لیڈ کرنے کی صلاحیت ہے۔ تم ان لوگوں کو تلاش کرو جو تمہارا ساتھ دے سکتے ہیں اور پھر ان بدمعاشوں کا مقابلہ کرو۔ میں ان چاروں کو ختم کرکے تمہاری مدد کرسکتا ہوں لیکن ایک بار پھر بتادوں وہ چاروں میرا شکار ہیں اگر کسی نے انہیں مارا تو میں اسے ضرور مار دوں گا۔ یہ میرے لیے زندگی اور موت سے بھی بڑا مسئلہ ہے۔''

مالینا نے کچھ سوچا اور سر ہلایا۔ ''تم نے ٹھیک مشورہ دیا ہے۔ میں ایسا ہی کروں گی۔''

''روشنی ہوگئی ہے، بہتر ہے اپنا حلیہ بدل لو یا چہرہ چھپا لو۔ وہ لوگ تمہیں اور مجھے تلاش کررہے ہوں گے۔'' جیول کہتے ہوئے کھڑا ہوگیا۔ اس کے پاس دو ریوالور اور ایک رائفل تھی۔ اسلحے کے لحاظ سے صورتِ حال تسلی بخش تھی لیکن وہ اکیلا تھا۔ اس کا مقابلہ صرف ان چار افراد سے نہیں تھا بلکہ ان کے ساتھ ایک درجن لوگ اور بھی تھے۔ اس کے باوجود اسے اپنا کام کرنا تھا اور اس کے پاس اب صرف اٹھارہ گھنٹے رہ گئے تھے۔ اس نے اپنا اسلحہ کھلے سوئٹر تلے چھپایا۔ ہیٹ سر پر جھکایا اور باہر نکل آیا۔ اس کا رخ وسط قصبے کی طرف تھا لیکن اس سے پہلے ہی اس نے جیسن کو تین مسلح آدمیوں کے ہمراہ اسی طرف آتے دیکھا۔ اس کے لیے اچھا موقع تھا۔ اس کا ایک شکار خود دوسروں سے الگ ہوکر اس طرف آرہا تھا۔ یہ اس کے لیے آسانی تھی۔ اگر وہ چاروں ایک ساتھ ہوتے تو انہیں ختم کرنا بہت مشکل ہوجاتا۔ وہ مکانوں کی آڑ لیتا ہوا ان پر نظر رکھنے لگا۔ وہ مکانوں میں گھس گھس کر دیکھ رہے تھے اور جو لوگ مزاحمت کررہے تھے انہیں تشدد کا نشانہ بنا رہے تھے۔

پھر وقت بچانے کے لیے وہ چاروں الگ الگ گھروں میں گھسنے لگے۔ وہ دو دو کرکے دائیں بائیں کے مکانات میں گھس رہے تھے۔ جس طرف جیسن اور ایک آدمی تھا۔ جیول نے اس کے ایک مکان کو دیکھا اور وہ عقبی سمت سے مکان کے صحن میں داخل ہوا۔ اس نے عقبی برآمدے میں کھلنے والے دروازے کو چیک کیا۔ وہ کھلا ہوا تھا۔ جیول اندر جانے کے بجائے وہیں خاموشی سے کھڑا ہوگیا۔ کچھ دیر بعد مکان کا سامنے والا دروازہ دھڑ سے کھلا۔

جیول نے ایک اجنبی آواز سنی۔ وہ کسی عورت سے پوچھ رہا تھا پھر ایک سہمی ہوئی مردانہ آواز آئی۔ جیسن کا ساتھی بدمعاشی دکھا رہا تھا وہ مرد اور عورت کو تشدد کا نشانہ بنا رہا تھا۔ جیول نے مداخلت نہیں کی وہ چپ کھڑا سنتا رہا۔ اسے انتظار تھا کہ وہ عقبی صحن کی طرف آئے۔ اس کا اندازہ درست نکلا۔ اس نے نہایت بے پروائی سے دروازہ کھولا اور اس کا خمیازہ بھگتا۔ جیول نے رائفل کا دستہ اس کے منہ پر مارا۔ وہ لڑکھڑا کر اندر جا گرا اور جیول نے اندر آتے ہوئے لات مار کر دروازہ بند کرکے اس پر رائفل تان لی۔

''تم وہی ہو۔'' اس نے خون تھوکتے ہوئے کہا۔

''ہاں میں وہی ہوں۔'' جیول نے دوسری بار دستہ مارا تو وہ بے ہوش ہوگیا۔ دونوں مرد و عورت سہمے ہوئے ایک گوشے میں دبکے ہوئے تھے، مرد کے چہرے پر زخم کے نشانات تھے۔ جیول نے دھیمے لہجے میں کہا۔ ''ڈرو مت... یہاں کوئی محفوظ جگہ ہے؟''

''نہیں۔'' مرد نے کہا۔

''تب تم دونوں یہاں سے نکل جاؤ۔ دوبارہ یہاں مت آنا کم سے کم آج کے دن۔''

مرد اور عورت نے نہایت پھرتی سے اس کی ہدایت پر عمل کیا۔ ان کے جانے کے بعد جیول نے بے ہوش بدمعاش کو کرسی پر یوں بٹھایا جیسے وہ آرام کررہا ہو پھر اس کا ہیٹ بھی اس کے سر پر جھکا دیا۔ اس کے بعد اس نے خود دروازے کے عقب میں پوزیشن لے لی۔ اسے معلوم تھا جلدی یا بدیر دوسرے اسے دیکھنے آئیں گے۔ اس کا اندازہ درست نکلا جب دروازے پر کسی نے دستک دی اور بلند آواز سے کہا۔ ''باہر آؤ۔''

آواز جیسن کی تھی۔ جب کوئی جواب نہیں ملا تو جیسن نے لات مار کر دروازہ کھولا اور جلدی سے آڑ میں ہوگیا پھر اپنے آدمی کو آرام سے کرسی پر براجمان دیکھ کر وہ تیزی سے اندر آیا اور جیول نے اس کی گدی پر وار کیا، وہ اپنے آدمی پر گرا اور اسے لیتا ہوا کرسی سمیت فرش پر ڈھیر ہوگیا۔ اتنی دیر میں جیول دروازہ بند کرچکا تھا۔ وہ آگے بڑھا اس نے جیسن کا جائزہ لیا۔ وہ نیم بے ہوش تھا۔ جیول نے اس کے سر پر ایک وار اور کیا۔ اس بار وہ یقینی طور پر بے ہوش ہوگیا تھا۔ جیول نے اسے شانے پر اٹھایا اور گھر سے نکل گیا۔ سارا کام بغیر شور شرابے کے ہوگیا تھا اور ایک آدمی اور ہاتھ آیا تھا۔

☆☆☆

کوپر کا غصے سے برا حال تھا۔ پہلے اسے اطلاع ملی کہ مالینا غائب تھی، کسی نے اس کی بندشیں کاٹ کر اسے آزاد کرا دیا تھا پھر اطلاع ملی کہ جیسن غائب تھا اور اس کے ساتھ موجود ایک آدمی بے ہوش ملا تھا۔ اس کے آدمی اب تک جیول یا بنڈی کو تلاش کرنے میں ناکام رہے تھے۔ اس نے فوری طور پر بارون اور ڈیوڈ کو آدمیوں سمیت واپس بلا لیا تھا۔ اس کے شاطر ذہن نے درست نتیجہ اخذ کیا تھا کہ اس طرح الگ الگ رہ کر وہ جیول کے لیے آسان شکار بن جائیں گے۔ ان کے لیے بہتر یہی تھا کہ وہ ایک جگہ ہوں اور انتظار کریں کہ جیول خود سامنے آئے۔

جیول ان سے بے خبر نہیں تھا۔ وہ ان کے سامنے جیسن کو ایک گھاس گاڑی میں ڈالے گزرا تھا۔ اپنے حلیے سے وہ اسپینش لگ رہا تھا، اس لیے کسی نے اس پر توجہ نہیں دی۔ جیول آرام سے گزر کر کرسل ریو کے چرچ تک آیا۔ یہاں اس نے بے ہوش جیسن کو ایک خالی تابوت میں ڈالا اور پھر چاقو نکال کر اس کے سینے میں عین دل کے مقام پر اتار دیا۔ وہ چند لمحے تک تڑپا اور پھر ساکت ہوگیا۔ جیول نے چاقو اس کے کپڑوں سے صاف کرکے رکھ لیا۔ اس کا آدھا مشن مکمل ہوگیا تھا۔ اب تین باقی رہ گئے تھے۔ اس نے جیسن کے ماتھے پر بھی کراس نہیں بنایا تھا۔ وہ واپس بنڈی کے شراب خانے کی طرف روانہ ہوگیا۔ وہ دیکھ چکا تھا کوپر، ڈیوڈ اور بارون بنڈی کے شراب خانے میں محصور ہوگئے تھے اور انہوں نے اپنی زرخرید سپاہ چاروں طرف لگا دی تھی۔ سونے کی پیٹیاں بھی وہیں تھیں۔ اب وہ اس کے منتظر تھے کہ وہ آئے تو وہ اسے شکار کریں۔

جیول کو معلوم تھا کہ بنڈی کہاں ہے؟ وہ اس کے پاس پہنچ گیا۔ یہ ایک چھوٹا سا مویشی گھر تھا۔ کسی زمانے میں یہ بنڈی کی ملکیت ہوتا تھا اور اس کے ساتھ والا گھر بھی اسی کا تھا لیکن پھر اس نے شراب خانہ کے اوپر رہائش کرلی تب سے یہ خالی پڑا تھا۔ بنڈی وہیں جا کر چھپا تھا۔ جیول نے دروازے پر دستک دی تو وہ چونک گیا لیکن جیول کی آواز سن کر وہ پُرسکون ہوگیا۔ اس نے مویشی گھر کا دروازہ کھولا۔ بنڈی نے خوف زدہ لہجے میں کہا۔ ''کیا ہوا تم یہاں کیوں آئے ہو؟''

''وہ سب تمہارے شراب خانے میں جمع ہیں۔ اس کے چاروں طرف اس کے آدمیوں کا پہرا ہے۔''

''تب میں کیا کرسکتا ہوں؟''

''تم اس قصبے کے رہنے والے ہو... تم جانتے ہو یہاں بارود کہاں سے ملے گا۔''

''ریکس ہارڈ ویئر سے۔'' بنڈی نے جواب دیا۔

''میرے ساتھ چلو۔'' جیول نے مطالبہ کیا۔

بنڈی خوفزدہ ہو گیا۔ ''نہیں اگر ان لوگوں نے مجھے دیکھ لیا تو وہ ماردیں گے۔''

''بکومت۔'' جیول غرایا۔ ''اگر میرا حکم نہ مانا تو میرے ہاتھوں مارے جاؤ گے۔''

بنڈی منت سماجت کرنے لگا تو جیول کو اس پر ترس آ گیا۔ ویسے بھی وہ اب سوچ رہا تھا کہ کارروائی سورج غروب ہونے کے بعد کی جائے تو زیادہ مناسب ہو گا۔ اگرچہ سورج ڈوبنے کے بعد اس کے پاس وقت کم رہ جائے گا۔ اس نے سرہلایا۔ ''ٹھیک ہے.... لیکن اگر تم چاہتے ہو کہ زندہ رہو تو میرا ساتھ دینا ہو گا۔ اس طرح چھپ کر تم رہ نہیں سکتے کیونکہ یہ لوگ مستقل یہاں رکیں گے۔ تم جب نکلو گے ان کے ہاتھ لگ جاؤ گے اور وہ تمہیں بالکل معاف نہیں کریں گے۔''

بنڈی پریشان ہو گیا۔ ''میں لڑنے والا آدمی نہیں ہوں۔''

''تمہیں لڑنا نہیں ہے تمہیں صرف میرا ساتھ دینا ہے۔'' جیول نے اسے تسلی دی۔ وہ ایک طرف سوکھی گھاس پر لیٹ گیا۔ اسے نہ تو بھوک پیاس لگ رہی تھی اور نہ ہی آرام کی طلب ہوئی تھی۔ اس وقت دوپہر کے تین بج رہے تھے۔ ابھی سورج غروب ہونے میں دو گھنٹے باقی تھے۔ اس نے بنڈی سے سوال کیا۔ ''تمہارا شراب کا ذخیرہ کہاں ہے؟''

''تہ خانے میں۔'' اس نے جواب دیا۔ ''میں نے خفیہ تہ خانہ بنایا ہوا ہے اپنی اصل شرابیں وہیں ذخیرہ کرتا ہوں۔ اوپر کا ذخیرہ صرف نمائشی ہے۔''

جیول نے سرہلایا۔ ''یہ تو اچھی بات ہے۔''

''تم کیا کرنے کا ارادہ رکھتے ہو؟''

''جلد تمہیں پتا چل جائے گا۔'' جیول نے اسے ٹال دیا۔ دو گھنٹے بعد وہ کھڑا ہو گیا۔ ''اب چلو اور مجھے ریکس ہارڈ ویئر دکھاؤ۔''

سورج غروب ہوتے ہی تیزی سے تاریکی چھا گئی تھی۔ بنڈی اسے ریکس ہارڈ ویئر تک لایا، اس کے عقب میں ایک بڑا سا احاطہ تھا جس میں جلانے والی لکڑی رکھی تھی، یہ ریکس کا اضافی بزنس تھا۔ عقبی دروازے پر تالا لگا ہوا تھا۔ تالا جیول نے رائفل کے بٹ مار کر توڑ دیا۔ شور سے بنڈی پریشان ہوا مگر جیول پرسکون رہا۔ وہ اندر داخل ہوئے۔

ریکس سورج غروب ہونے سے پہلے اسٹور بند کر دیتا تھا۔ اس لیے اب وہاں کوئی نہیں تھا کھڑکیوں کے شیشوں سے باہر گلی میں جلنے والے لیمپوں کی روشنی اندر آ رہی تھی۔ وہ اندر داخل ہوئے اور جیول اپنے مطلب کی چیزیں تلاش کرنے لگا۔ وہاں صرف ڈائنامائٹ ہی نہیں بلکہ بہت ساری کارآمد چیزیں بھی تھیں۔ جیول نے اطمینان سے اپنے مطلب کا سامان سمیٹا۔ اس میں ڈائنامائٹ کی ایک درجن اسٹکس بھی تھیں۔ بنڈی سخت مضطرب تھا۔

''کیا تم پورے قصبے کو تباہ کرنا چاہتے ہو؟''

''ان تینوں کو مارنے کے لیے اگر مجھے پورا قصبہ بھی تباہ کرنا پڑا تو میں کر دوں گا۔'' جیول نے کہا۔ ''اب چلو یہاں سے۔''

وہ واپس بنڈی کے کیبن تک آئے کیونکہ کیبن کا راستہ سامنے کی طرف سے تھا، اس لیے وہ مویشی گھر میں چھپا ہوا تھا۔ جیول جو اضافی سامان لایا تھا اس میں ایک بڑی کمان اور اس کے تیر بھی شامل تھے۔ اس نے چھ تیر لیے اور ہر تیر کے سرے پر ایک ڈائنامائٹ اسٹک لگائی اور اسے کس کر ستلی سے باندھ دیا۔ بنڈی اس دوران میں ایک کونے میں دبکا ہوا تھا۔ اسے خوف تھا کہ کہیں کوئی ڈائنامائٹ غلطی سے نہ پھٹ جائے۔ اگلے آدھے گھنٹے کے اندر وہ تیروں پر ڈائنامائٹ لگا چکا تھا۔ اس نے یہ سارا سامان بنڈی پر لادا اور وہ وہاں سے روانہ ہوئے۔ جیول شراب خانے کے سامنے والے ہوٹل میں آیا۔ اس بار بھی اس نے اسی پائپ کا سہارا لیا اور دوسری منزل پر پہنچ گیا۔ خطرہ بھانپ کر ہوٹل کے دوسرے مکین اور عملہ فرار ہو گیا تھا۔ اس لیے ہوٹل تقریباً خالی تھا۔ رات کے آٹھ بج رہے تھے۔ جیول اسی کمرے میں آیا جہاں اس نے مالینا کو آزاد کرایا تھا۔ اس نے کھڑکی سے پردہ سرکا کر دیکھا۔ شراب خانے کے سامنے والے حصے میں چھ افراد ٹہل رہے تھے جبکہ باقی عقب میں تھے۔ جیول نے ایک موم بتی جلا کر اس طرح رکھ دی کہ اس کی روشنی کھڑکی سے باہر نہ جائے پھر اس نے پہلا تیر کمان پر چڑھایا اور بنڈی سے کہا۔

''جیسے میں کہوں کھڑکی کھول دینا۔''

بنڈی نے سرہلایا۔ جیول نے ڈائنامائٹ کے فیتے کو آگ دکھائی اور بنڈی سے کھڑکی کھولنے کو کہا، اس نے پھرتی سے تعمیل کی اور جیول نے نشانہ لے کر پہلا تیر شراب خانے کی ایک کھڑکی پر مارا۔ وہ شیشہ توڑتا ہوا اندر جا گرا۔ فوراً ہی اس نے دوسرا تیر کمان پر چڑھایا اور اس کے فیتے کو آگ

دکھاتے ہوئے اسے شراب خانے کے دروازے کی طرف پھینکا۔ اس دوران میں اندر ہڑبونگ مچی۔ بارون دروازے سے باہر نکلا تو جیول کا پھینکا تیر اس کے سینے میں اتر گیا۔ ایک دھماکا ہوا اور اندر آگ لگ گئی۔ جب تک دوسرا دھماکا ہوتا جیول نے تیسرا تیر دوسری کھڑکی پر مارا تھا۔ دوسرے دھماکے سے پہلے بارون نے تیر نکال کر پھینک دیا تھا مگر وہ شدید زخمی ہوا تھا۔ جیول نے اسے فرار ہوتے دیکھا تھا۔ تیسرے دھماکے نے پورے شراب خانے میں آگ لگا دی تھی۔ بنڈی بولا۔ ''یہ کیا کر رہے ہو میرا کاروبار تباہ ہو جائے گا۔''

''وہ تباہ ہو چکا ہے۔'' جیول نے چوتھے ڈائنامائٹ کو آگ دکھاتے ہوئے کہا۔ ''اب اپنی جان کی فکر کرو، وہ بچ گئی تو دوبارہ بار کھول لو گے۔''

مقامی بدمعاش بھاگ رہے تھے کہ چوتھا دھماکا ان کے پاس ہوا، دو اس کا شکار ہو گئے تھے۔ جیول نے کمان رکھ کر رائفل اٹھا لی۔ جب تک وہ فرار ہوتے جیول نے رائفل سے مزید دو افراد کو مار گرایا تھا۔ اس کے بعد میدان صاف تھا۔ جیول نے تیر کمان وہیں چھوڑا اور باقی ڈائنامائٹ کے بنڈل اپنی جیکٹ میں رکھے۔ اس نے بنڈی کو کچھ سمجھایا اور کہا۔ ''تم یہ کام کرنا اور اگر خطرہ دیکھو تو بھاگ جانا۔''

وہ باہر آیا تو شراب خانے سے دھماکے سنائی دے رہے تھے یقیناً شراب کی بوتلیں اور ڈرم پھٹ رہے تھے۔ جیول سامنے سے جانے کے بجائے سڑک عبور کر کے دوسری طرف آیا۔ اسے یقین تھا کہ کوپر اور ڈیوڈ عقبی راستے سے نکل گئے ہوں گے۔ وہ اتنی آسانی سے مرنے والے نہیں تھے۔ بارون نے سامنے سے نکلنے کی غلطی کی تھی لیکن وہ بھی بچ نکلا تھا۔ عقبی حصے میں تین مقامی بدمعاش موجود تھے۔ دو جیول نے گرائے تو تیسرا بھاگ نکلا۔ جیول نے اس سے تعرض نہیں کیا تھا۔ اسے پیچھے ان تینوں میں سے کوئی نظر نہیں آیا۔ اس لیے وہ واپس مرکزی سڑک پر آیا۔ یہاں ایک بدمعاش ابھی زندہ تھا۔ جیول نے اس کے زخم پر جوتے کی ایڑی رکھی تو وہ چلا اٹھا۔ جیول نے اس سے سوال کیا۔ ''کوپر اور باقی دو کہاں ہیں؟''

''میں نہیں جانتا میں نے ان کو اس طرف جاتے دیکھا تھا۔'' زخمی نے اصطبل کی طرف اشارہ کیا۔ جواب میں جیول نے اس کے سر پر رائفل کا دستہ مارا۔ اس کا اندازہ تھا کہ بارون زخمی تھا وہ کسی کام کا نہیں تھا جبکہ کم سے کم چھ مقامی بدمعاش مارے جا چکے تھے اور دو سے تین زخمی تھے اس لیے اب کوپر کے ساتھ زیادہ سے زیادہ پانچ آدمی تھے۔ بشرطیکہ وہ اب بھی اس کے ساتھ ہوتے۔

☆☆☆

پہلا تیر اندر آتے ہی کوپر نے خطرہ بھانپ لیا تھا۔ اس نے چلا کر عقبی دروازے سے نکلنے کو کہا اور خود بھی بھاگا۔ ڈیوڈ نے اس کا ساتھ دیا لیکن بارون بدقسمتی سے سامنے کی طرف نکلا تھا۔ وہ دونوں باہر نکلے تھے کہ پہلا دھماکا ہوا۔ کوپر نے عقب میں موجود چار افراد سے کہا۔ ''یہیں رہو اور اگر کوئی آئے تو اسے روکنا۔''

مگر دھماکوں کی آواز سن کر ان بدمعاشوں کی ہوا خراب ہو رہی تھی۔ کوپر اور ڈیوڈ آگے بڑھے تو ڈیوڈ نے کہا۔ ''یہ سب بھاگ جائیں گے۔ ہمیں ان پر بھروسا نہیں کرنا چاہیے۔''

''تب ہمیں کیا کرنا چاہیے؟''

''ہمیں بھی فی الحال بھاگ جانا چاہیے۔''

کوپر نے مڑ کر شعلے اگلتے شراب خانے کو حسرت سے دیکھا۔ سونا وہیں تھا اور اگر وہ محفوظ ہوتے تو بھی وہ سونا حاصل نہیں کر سکتے تھے۔ اس نے ڈیوڈ سے اتفاق کیا۔ وہ تیزی سے اصطبل کی طرف بڑھے جہاں ان کے گھوڑے موجود تھے۔ اس کے لیے مرکزی سڑک پر آنا لازمی تھا۔ وہ ایک گلی سے گزر کر سڑک پر آئے تو انہیں بارون مل گیا۔ وہ شدید زخمی تھا اور بڑی مشکل سے چل رہا تھا۔ اس نے کہا۔ ''وہی حرامزادہ تھا میں نے خود اسے دیکھا تھا۔ وہ ہوٹل کی کھڑکی سے ڈائنامائٹ لگے تیر مار رہا تھا۔''

''ہمیں یہاں سے نکلنا ہو گا۔'' کوپر نے تیزی سے اصطبل کی طرف جاتے ہوئے کہا۔ لیکن ابھی وہ اصطبل سے کچھ دور تھے کہ اچانک اس کا دروازہ کھلا اور فائروں کی آواز کے ساتھ اندر سے بدکے ہوئے گھوڑے نکلے۔ وہ دوڑتے ہوئے ان کی طرف آ رہے تھے۔ کوپر اور ڈیوڈ بھاگ کر ایک برآمدے میں چڑھ گئے لیکن بارون بھاگ نہیں سکا تھا گھوڑے اسے روندتے ہوئے گزر گئے تھے۔ کوپر اور ڈیوڈ اپنے بال نوچ رہے تھے کیونکہ ان میں ان کے گھوڑے بھی شامل تھے۔ اب فوری طور پر یہاں سے فرار بھی نہیں ہو سکتے تھے کیونکہ پہلے انہیں گھوڑوں کا انتظام کرنا تھا۔ کوپر نے پاؤں پٹخ کر کہا۔ ''یہ اسی کا حرامی پن ہے وہ ہمیں فرار سے روک رہا ہے۔''

''ہمیں دوسروں کے گھوڑے پکڑنا ہوں گے۔''

ڈیوڈ نے گھبرائے انداز میں کہا۔

وہ بارون کو نظر انداز کر کے چرچ کی طرف روانہ ہو گئے۔ ان کے جانے کے چند لمحے بعد جیول وہاں آ گیا۔ اس نے بارون کا معائنہ کیا، وہ ابھی زندہ تھا۔ جیول نے اپنی ایڑی اس کی گردن پر رکھ دی اور اس نے ایک منٹ سے بھی پہلے جان دے دی۔ جیول نے اسے شانے پر لادا اور چرچ کی طرف روانہ ہو گیا۔ اسے معلوم تھا کہ کوپر اور ڈیوڈ اب کہاں گئے ہوں گے۔ وہ یقیناً چرچ کے پاس موجود چھوٹے اصطبل کی طرف گئے ہوں گے لیکن جب وہ وہاں پہنچا تو اس نے دیکھا کہ ایک ہجوم نے اصطبل کو گھیر رکھا تھا۔ انہوں نے مشعلیں جلا رکھی تھیں اور سب کے ہاتھوں میں ہتھیار تھے ان کی قیادت مالینا کر رہی تھی۔ کچھ گولیاں بھی چلی تھیں مگر جیول کو دیکھ کر وہ رک گئے۔ اس نے بارون کی لاش چوتھے تابوت میں ڈالی۔

مالینا نے اسے اطلاع دی۔ ”وہ دونوں اندر ہیں۔“

”وہ میرا شکار ہیں۔“ جیول نے کہا۔ ”اپنے آدمیوں سے کہو گولیاں چلانے سے گریز کریں۔“

”یہ بدلہ لینے کے لیے بے چین ہیں۔“ مالینا نے قصبے والوں کی طرف دیکھا۔

”ان سے کہو اپنے آدمیوں سے بدلہ لیں جو دولت کے لیے ان کے ساتھ مل گئے تھے۔“ جیول نے سخت لہجے میں کہا۔ بچ جانے والے چار مقامی بدمعاشوں کو پکڑ کر یہاں لے آیا گیا تھا۔

”ان کو موت کی سزا ملے گی۔“ مالینا نے کہا۔

”ٹھیک ہے ان سے میں نمٹوں گا۔“ جیول نے کہا اور بلند آواز سے بولا۔ ”کوپر تم میری بات سن رہے ہو؟“

”ہاں اور میں حیران ہوں تم بچ کیسے گئے؟“

”میں بچا نہیں ہوں بلکہ جہنم سے آیا ہوں۔“ جیول نے کہا۔ ”تاکہ تم دونوں کو جہنم بھیج سکوں۔“

”جہنم تم جاؤ گے۔“ کوپر زہریلے لہجے میں بولا۔

”تم چاروں طرف سے گھرے ہوئے ہو بچ کر جانے کی کوئی جگہ نہیں ہے۔ لیکن میں تمہیں ایک موقع دیتا ہوں تم دونوں باری باری باہر آ کر مجھ سے ڈوئل لڑ لو۔“

”کیا ہمیں اس کی ضرورت ہے؟“

”بالکل دوسری صورت میں، میں ڈائنامائٹ سے اصطبل کو اڑا دوں گا اور تم اندر ہی مارے جاؤ گے چوہوں کی طرح... میں تمہیں عزت سے مرنے کا ایک موقع دے رہا ہوں۔“

چرچ کی گھڑی میں رات کے ساڑھے آٹھ بج رہے تھے یعنی اس کے پاس ساڑھے چار گھنٹے رہ گئے تھے۔ چند منٹ بعد ڈیوڈ کی آواز آئی۔ ”میں تیار ہوں۔ لیکن اس کی کیا ضمانت ہے کہ یہ لوگ ہمیں جانے دیں گے۔“

جیول نے مالینا کی طرف دیکھا تو وہ بلند آواز سے بولی۔ ”اگر تم نے بہادروں کی طرح لڑ کر فتح حاصل کر لی تو میرا وعدہ ہے تم یہاں سے صحیح سلامت جا سکو گے۔ لیکن یہ سلامتی صرف آج رات کے لیے ہو گی اس کے بعد میں تمہاری تلاش کراؤں گی۔“

”تم نے سن لیا۔“ جیول نے بلند آواز سے کہا۔

”ٹھیک ہے میں باہر آ رہا ہوں۔“

”تمہارا پستول تمہارے ہولسٹر میں ہونا چاہیے اور اس کا بٹن بند ہو۔“ جیول نے کہا۔ کچھ دیر بعد ڈیوڈ اندر سے نکلا تو اس کا پستول ہولسٹر میں تھا اور اس کا بٹن بھی بند تھا۔ اسے دیکھ کر جیول نے اپنی رائفل اور اضافی ریوالور ایک طرف ڈال دیے پھر اس نے ڈائنامائٹ الگ کیے۔ پھر وہ چرچ کے سامنے آ گئے۔ ایک آدمی جج بن کر آگے آیا۔ اس نے ڈوئل کے مقامی رول بیان کیے۔ ”میرے تین تک گنتے ہی تم دونوں گولی چلا سکتے ہو اور ہر شخص تین گولیاں چلا سکتا ہے۔“

دونوں نے سر ہلایا اور تیار ہو گئے۔ انہوں نے اپنے ہولسٹر اوپر کر لیے تھے۔ جج نے تین تک گنتی گنی اور دونوں نے پھرتی سے اپنے ہتھیار نکالتے ہوئے تقریباً ایک ساتھ فائر کیا تھا۔ ڈیوڈ کے ماتھے پر سوراخ ہو گیا اور وہ گرنے سے پہلے مر چکا تھا۔ جیول اپنی جگہ کھڑا تھا، اچانک وہ لڑکھڑایا اور گھٹنوں کے بل بیٹھ گیا۔ اس نے اپنے پہلو پر ہاتھ رکھا تو وہ خون سے بھر گیا تھا۔ ڈیوڈ کی چلائی گولی اس کے جسم میں اتر گئی تھی۔ زخم بائیں پہلو میں دل سے ذرا نیچے تھا۔ وہ اٹھا اور لڑکھڑاتے قدموں سے ڈیوڈ کی لاش کی طرف بڑھا۔ جیول نے اس کی جیکٹ کا کالر پکڑا اور اسے کھینچ کر ایک خالی تابوت تک لایا اور اس میں دھکیل کر لٹا دیا۔ اب صرف ایک تابوت خالی رہ گیا تھا۔ اب وہ بہ مشکل کھڑا تھا اور پھر وہ پشت کے بل گر پڑا۔ مالینا بھاگتی ہوئی اس کے پاس آئی۔ اس نے جیول کا سر اٹھا کر اپنی گود میں رکھ لیا۔ وہ بے ہوش ہو گیا تھا۔ مالینا نے چلا کر کہا۔

”اسے ڈاکٹر شیپر کے پاس لے چلو۔“

کچھ لوگ آگے آئے اور جیول کو اٹھا لیا۔ مالینا اس کے ساتھ تھی، ڈاکٹر شیپرڈ کا مکان اسی سڑک پر تھا۔ وہ تجربے کار اور عمر رسیدہ شخص تھا۔ اس قصبے میں دو ڈاکٹر اور تھے مگر سب ڈاکٹر شیپرڈ پر زیادہ اعتبار کرتے تھے۔ جیول کو وہ لے

کر ڈاکٹر شیپرڈ کے کلینک پہنچے۔ اسے میز پر لٹا کر ڈاکٹر نے قمیص ہٹا کر اس کا زخم دیکھا اور مایوسی سے سر ہلایا۔ ''مہلک زخم ہے اسے مردہ ہی سمجھو۔''

''پلیز ڈاکٹر تم اپنی سی کوشش تو کرو۔'' مالینا نے التجا کی تو ڈاکٹر شیپرڈ گولی نکالنے میں لگ گیا۔

☆☆☆

جیول کو ہوش آیا تو وہ پھر اسی کرسی پر بیٹھا ہوا تھا۔ اس کے سامنے چوغہ پوش شیطان کرّاہے کے دوسری طرف موجود تھا۔ جیول نے اپنا سینہ دیکھا۔ وہاں زخم کا نشان نہیں تھا، اس نے شیطان کی طرف دیکھا۔ ''مجھے واپس کیوں بلایا؟''

اس نے شیطانی مسکراہٹ کے ساتھ کہا۔ ''میں نے واپس نہیں بلایا۔ تم پھر مر چکے ہو۔''

''یہ جھوٹ ہے۔'' جیول چلایا۔ ''آدمی ایک بار مرتا ہے۔''

''کیا میں تمہیں یقین دلاؤں۔'' شیطان نے معنی خیز انداز میں کہا تو جیول لرز اٹھا۔

''نہیں... لیکن مجھے اپنا کام پورا کرنے کی مہلت نہیں ملی۔ دوسرے میں زندہ نہیں تھا مجھے نہ تو سردی لگ رہی تھی، نہ بھوک اور نہ پیاس... اس کا مطلب ہے میں زندہ نہیں تھا تو مجھے زخم کی وجہ سے مرنا بھی نہیں چاہیے۔ تم نے معاہدہ کر کے اس کی خلاف ورزی کی ہے۔''

''تمہیں گولی میں نے نہیں ماری۔''

''مجھے زہر بھی تم نے نہیں دیا تھا۔'' جیول نے اسے یاد دلایا۔ ''اس کا مطلب ہے مجھے نہیں مرنا چاہیے تھا۔ مجھے صرف ایک شکار اور کرنا ہے اور میں تمہاری شرط پوری کر دوں گا۔''

شیطان ٹہلنے لگا، اس کا انداز بتا رہا تھا کہ وہ سوچ رہا ہے۔ پھر اس نے جیول کی طرف دیکھا اور عیاری سے بولا۔ ''پانچ بھی کافی ہیں، چھٹے تم ہو۔''

''تم شاید جانتے نہیں ہو ان لاشوں کے ماتھے پر کراس کا نشان نہیں ہے۔'' جیول نے جلدی سے کہا۔ ''اس لیے تمہیں ان میں سے ایک ہی ملے گا۔''

شیطان کا چہرہ بگڑ کر مزید مکروہ ہو گیا وہ غرّایا۔ ''تم جھوٹ بولتے ہو۔''

''تم چاہو تو تصدیق کر لو۔'' جیول نے شانے اچکائے۔

شیطان نے آنکھیں بند کیں اور کچھ دیر بعد کھولیں تو اس کا غصے سے برا حال تھا۔ اس نے پھنکار کر کہا۔ ''تم نے چالاکی دکھائی۔ تم نے انہیں مار دیا لیکن صرف ایک کے ماتھے پر کراس بنایا۔''

''میں نے سوچا کہ باقی سب کے ماتھے پر ایک ساتھ ہی کراس بناؤں گا۔'' جیول عیاری سے بولا۔ ''بے شک تم شیطان ہو لیکن عقل میرے پاس بھی ہے۔ اب تم مجھے واپس بھیجو تاکہ میں آخری آدمی کا کام تمام کروں اور پھر سب کے ماتھے پر نشان بناؤں گا۔''

شیطان کا سکون اور اطمینان رخصت ہو گیا تھا اور وہ مضطرب نظر آ رہا تھا۔ اس نے غضب ناک انداز میں جیول کی طرف دیکھا۔ ''دل تو چاہ رہا ہے کہ ان چھ کو بھول جاؤں اور...''

''اور کیا...؟'' جیول نے اضطراب سے کہا۔

''مگر میں ایسا نہیں کر سکتا۔'' شیطان نے کہا۔ ''ٹھیک ہے میں تمہیں واپس بھیج رہا ہوں لیکن اب تمہارے پاس صرف آدھا گھنٹا ہے۔''

جیول نے سامنے دیکھا تو گھڑی کی سوئیاں تیزی سے گزریں اور وہ ڈیڑھ بجے پر پہنچ کر رک گئیں۔ جیول چلّایا۔ ''نہیں یہ دھوکا ہے۔''

شیطان نے دانت نکالے۔ ''تم مجھ سے اور کیا توقع کرتے ہو؟''

☆☆☆

ڈاکٹر شیپرڈ نے گولی نکال کر زخم سی دیا تھا اور خون بھی رک گیا تھا مگر جیول کی بے ہوشی ختم نہیں ہوئی تھی۔ مالینا وہیں تھی۔ وہ اپنے اعتماد کے آدمیوں کو کوپر کی نگرانی پر لگا کر آئی تھی کہ وہ اسے کسی صورت فرار نہ ہونے دیں اور اگر وہ ایسی کوشش کرے تو اسے مارنے کے بجائے صرف زخمی کریں۔ وقت آہستہ آہستہ گزر رہا تھا۔ تین گھنٹے گزر گئے تھے اور ابھی تک جیول میں ہوش آنے کے آثار نظر نہیں آئے تھے۔ ڈاکٹر شیپرڈ نے کہا۔ ''اگر اسے دو گھنٹے میں ہوش نہیں آیا تو اس کا بچنا ممکن نہیں ہوگا۔''

مالینا نے دکھ سے جیول کو دیکھا۔ ''اگرچہ یہ مجرم ہے لیکن ان لوگوں سے جان چھڑانے میں بنیادی کردار اسی کا ہے اگر یہ نہ ہوتا تو پتا نہیں اس قصبے کا کیا حشر ہوتا۔ کاش کہ یہ بچ جائے اور اس آخری آدمی کو بھی اپنے ہاتھ سے قتل کرے۔''

اسی لمحے جیول کراہا اور پھر اٹھنے لگا۔ ڈاکٹر شیپرڈ نے اس کے سینے پر ہاتھ رکھ کر اسے روکنا چاہا۔ ''نہیں... نہیں... تمہارا ہوش میں آنا ہی معجزہ ہے۔ اٹھو مت، تمہاری حالت اس قابل نہیں ہے۔''

جواب میں جیول نے اسے دھکا دیا تو وہ لڑکھڑا کر پیچھے جا گرا۔ جیول مشکل سے اٹھا۔ اس نے سینے پر بندھی پٹی دیکھی اور مالینا سے کہا۔ ''میرے کپڑے اور ہتھیار کہاں ہیں۔''

''ڈاکٹر ٹھیک کہہ رہا ہے...'' مالینا نے کہنا چاہا۔

''کپڑے اور ہتھیار۔'' جیول غرایا۔ ''میرے پاس آدھے گھنٹے سے بھی کم وقت ہے۔''

اس بار مالینا نے بلا چوں چرا اس کے کپڑے اور ہتھیار اس کے سامنے رکھ دیے۔ اس نے کسی قدر مشکل سے جیکٹ پہنی اور ہولسٹر باندھا۔ ڈاکٹر شیپرڈ حیرت زدہ تھا اس نے ڈاکٹر کی طرف دیکھا۔ ''تم فکر مت کرو میں مروں گا نہیں... باقی علاج کے لیے جلد تمہارے پاس آؤں گا۔''

وہ مالینا کے ساتھ باہر نکلا۔ ''وہ اصطبل میں ہے۔''

دو بجنے میں پچیس منٹ رہ گئے تھے۔ اب اصطبل کے سامنے کم لوگ رہ گئے تھے اور یہ سب مسلح ہو کر چوکسی سے پہرا دے رہے تھے۔ مالینا کے ساتھ جیول کو دیکھ کر وہ بھی حیران ہوئے تھے۔ مالینا نے پوچھا۔ ''وہ اندر ہی ہے نا؟''

''ہاں میڈم۔'' ایک آدمی نے کہا اور اسی لمحے اندر سے گھوڑے کے ہنہنانے کی آواز آئی اور اصطبل کا دروازہ دھماکے سے کھلا، ایک گھوڑا تیر کی طرح نکلا اور اس پر کوپر سوار تھا۔ مالینا کے آدمیوں نے بے ساختہ اس پر ہتھیار تانے، اس سے پہلے کہ وہ اس پر گولی چلاتے، جیول چلّایا۔

''نہیں... گولی مت چلانا۔''

وہ لوگ گولی چلاتے چلاتے رک گئے تھے۔ جیول نے شانے سے رائفل اتاری اور کوپر کا نشانہ لینے لگا۔ وہ ذرا سی دیر میں سو گز دور جا چکا تھا اور ہر گزرتے لمحے دور ہوتا جا رہا تھا۔ جیول نے سانس روکی اور گولی چلا دی۔ دھماکا ہوا مگر کوپر بہ دستور گھوڑے پر موجود رہا۔ جیول پھر نشانہ لینے جا رہا تھا۔ اگرچہ اب وہ دور نکل گیا تھا مگر جیول آخری لمحے تک کوشش کرنا چاہتا تھا۔ مگر اس سے پہلے کہ وہ گولی چلاتا اچانک گھوڑے کی رفتار سست ہوئی اور پھر کوپر اس سے لڑھک گیا۔ وہاں موجود لوگ بے ساختہ اس کی طرف بھاگے۔ جیول لڑکھڑایا تو مالینا نے اسے سنبھال لیا۔ اس نے آہستہ سے کہا۔ ''چرچ کی طرف چلو۔''

وہ چرچ کے پاس آئے۔ اس دوران میں کوپر کی لاش بھی وہاں لائی گئی اور اسے آخری تابوت میں ڈال دیا گیا۔ جیول نے چاقو نکالا اور پہلے اس نے ڈیوڈ کے کراس بنایا۔ مالینا اور دوسرے اسے خاموشی سے ایسا کرتے دیکھ رہے تھے۔ جیول باری باری سب کے ماتھے پر چاقو کی نوک سے کراس بنا رہا تھا۔ آخر میں اس نے کوپر کے کراس بنایا اور بلند آواز سے بولا۔ ''میں نے اپنا معاہدہ پورا کر دیا ہے، اپنے بدلے تمہیں چھ آدمی دے دیے ہیں۔''

یہ کام کرتے ہی جیول کی ہمت جواب دے گئی تھی۔ وہ جھولا اور اپنے پیچھے موجود آدمیوں کے بازوؤں میں جا گرا۔ دو ہفتے بعد جیول گھوڑے پر اپنا سامان لاد رہا تھا۔ موسم کسی قدر بہتر ہو گیا تھا۔ وہ گھوڑے پر سوار ہونے والا تھا کہ مالینا وہاں آ گئی۔ اس نے اداسی سے کہا۔ ''تم جا رہے ہو؟''

جیول نے اس کی طرف دیکھا۔ ان دو ہفتوں میں اس کے جسم اور کسی حد تک روح کے زخم بھر گئے تھے اور وہ پہلے جیسی حسین لگ رہی تھی۔ ''ہاں، میرا جلد از جلد یہاں سے چلے جانا بہتر ہے۔''

مالینا بھی سمجھتی تھی۔ جیول مجرم تھا اگرچہ ان کا محسن بھی تھا۔ مگر وہ یہاں رکتا تو اس کے دشمن بھی یہاں آ جاتے اور پرسکون کرسل ریو پھر بے چین ہو جاتا۔ ''میں تمہاری شکر گزار ہوں۔''

''اس کی ضرورت نہیں ہے تم نے میری دیکھ بھال اور علاج کر کے شکریہ ادا کر دیا ہے۔'' جیول نے کہا۔ ''مجھے تمہارے شوہر کا افسوس ہے۔''

مالینا کا چہرہ غم زدہ ہو گیا۔ پھر اس نے اپنے شانے پر لٹکا بیگ اتار کر جیول کی طرف بڑھایا۔ ''اس میں تمہارے لیے ایک تحفہ ہے۔''

جیول نے بیگ لے کر اپنے تھیلے میں ڈال لیا اور پھر اچک کر گھوڑے پر سوار ہو گیا۔ اسے بیگ کے وزن سے اندازہ ہو گیا کہ اس میں سونا ہے۔ اس نے مالینا کی طرف دیکھ کر اپنے ہیٹ کو ہاتھ لگایا اور گھوڑے کو ایڑ دی۔ چند لمحوں بعد وہ قصبے کے باہر وسیع میدان میں جا چکا تھا اور اس کا رخ شمال مغرب کی طرف تھا۔ وہ سوچ رہا تھا کہ خدا جانے حقیقت کیا تھی۔ یہ کوئی خواب تھا یا کچھ اور...... کس ان دیکھی طاقت نے اس سے یہ کام لیا تھا...... اور اس پرسکون قصبے کو ان بدکاروں سے چھٹکارا دلانے کا ذریعہ جیول کو بنایا تھا۔ جو بھی تھا اب وہ پرسکون تھا کہ وہ اس منجمد ہونے والی کیفیت سے باہر نکل آیا تھا۔ ہاں شاید سوتے جاگتے وہ ایک خواب ہی تھا جو اس کو ہدایات دیا کرتا تھا۔

www.paksociety.com